جلد ۴ | ۱۴ ر صلح ۱۳۳۴ ہش | ۱۴ ر جنوری ۱۹۵۵ء | نمبر ۲

تجدیدِ عہد ——— اور

——— ۱۲ رجنوری کی خاص تاریخ ———

از کرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نائب مدیر

آج سے پونے چودہ سو سال حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ "یتزوج و یولد لہ" (مشکوٰۃ) یعنی وہ مسیح موعود خاص حالات میں شادی کریں گے۔ اور ان کے ہاں غیر معمولی اوصاف سے متصف اولاد ہوگی۔ جیسا کہ الٰہی بشارتوں کا قاعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی قبل از وقت ایسی خبر دی کی اطلاع دی جاتی ہے۔ تو اپنے زمانہ میں خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے اس زمانہ میں جب خدا تعالیٰ کا مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ ابھی آپ کو ماموریت کے الہامات کا آغاز ہی تھا کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ ر جنوری ۱۸۸۹ء کے مبارک روز حضور کو فرزند زینہ سے نوازا اور دوسری طرف حضور نے خدا تعالیٰ سے اشارہ پاکر ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں مولود کی ولادت پر خوشی کا اظہار کر کے اپنی بعض سابقہ پیشگوئیاں یاد کرائی تھیں اسی اشتہار میں لوگوں کو بیعت کے لئے آمادہ کرنے کے واسطے دس شرائط بیعت کا بھی اعلان فرمایا ——

وقت گذرتا گیا یہ بچہ بموجب الہام الٰہی جلد جلد بڑھا حتیٰ کہ جب اپنی عمر کے پچیس سال پورے کر چکا تو خدا تعالیٰ نے آخری زمانہ کی جماعت کا امام مقرر فرمایا۔ چنانچہ اسی تاریخ سے اس مبارک زمانہ کا آغاز ہوا۔ جبکہ ہر نیا آنے والا سال جماعت کی ترقیات کے نئے سامان لایا اور ہر نئی رات دشمنانِ احمدیت کی روسیاہی اور ان کی ناکامی کے سامان کرتی گئی۔ آج اس عہد خلافت پر چالیس سال پورے ہو کر اکتالیسواں سال جا رہا ہے۔ اور یہ زمانہ کوئی معمولی زمانہ نہیں۔ ایک لمبی عمر اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت کو بھی اپنے مقدس امام کی رہبری اور رہنمائی سے وہ مقام حاصل ہو چکا ہے۔ کہ آج دشمن بھی اس کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس عرصہ میں کئی قسم کی مخالفتوں کی آندھیاں آئیں۔ طوفان اُٹھے لیکن خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ سب کافور ہوتی گئیں اور ہمارے پیارے امام کا ہر قدم آگے ہی بڑھتا گیا۔

۱۲ رجنوری کی تاریخ جہاں ہمارے مقام کو پہلے سے بہت بلند ظاہر کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ بہت سے منازل ہم طے کر چکے ہیں۔ وہاں ہماری ذمہ داریوں کو اور زیادہ نمایاں طور پر ہمارے سامنے لاتی ہے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ خدا کے وعدے اپنی مقدس جماعت اور اُس کے موعود خلیفہ کے حق میں ضرور پورے ہونگے۔ لیکن کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ افراد جماعت جن کو ان میں حصہ لینے کی عملی توفیق ملے۔ اس وقت ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اور بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی بھولنا نہیں چاہیئے۔

۱۲ رجنوری کی تاریخ گویا بیعت کے عہد کی تجدید کی تاریخ ہے۔ یا یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہر احمدی اس روز دس شرائط بیعت پر پورے تدبر اور غور و فکر سے نظر ڈالے اور اپنے دل سے دریافت کرے کہ کیا اُس نے اپنی سابقہ زندگی جو اس بیعت کے بعد گذاری ان عہود کی پاسداری میں گذاری اور آئندہ کے لئے اس بات کا مصمم ارادہ کرے اور عملی طور پر اس پر کاربند رہنے کی پوری سعی کرے کہ اگر کسی طرح کی کوتاہی سابق ایام میں اس سے سرزد ہوئی ہے اور اس کی تلافی آئندہ زندگی میں ضرور کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ انسان بڑے بڑے پروگرام بناتا ہے اور بڑے بڑے محل محض اپنی امیدوں پر ہی کھڑا کرتا ہے۔ لیکن دوسری ساعت میں اُس کا قدم اگلے جہان میں ہوتا ہے۔ سچ فرمایا حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے ؎

سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

پس ۱۲ رجنوری گذر جانے پر ہماری زندگی میں ایک انقلاب آنا چاہیئے۔ اور اس کا عملی ثبوت ہمارے اعمال سے ظاہر ہونا چاہیئے۔ جبکہ ہر احمدی کا دعویٰ ہے کہ وہ موجودہ زمانہ کی برگزیدہ جماعت کا فرد ہے۔ تو لازم ہے کہ وہ اپنے تئیں اس رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرے کہ اُس کو دیکھنے والا اُس سے معاملات کرنے والا اُس میں مقدس جماعت کا نور پائیں۔ اور وہ بجائے خود جیتی جاگتی احمدیت کی تصویر ہو۔ اس اہم امر کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال جلسہ سالانہ کی تقریروں میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اگر ہر احمدی کم از کم ہر سال کسی ایک اعلیٰ خلق کو اپنے اندر کما حقہ پیدا کرنے کا عہد کرے اور سارا سال اس کے لئے کوشاں رہے حتیٰ کہ اُسے پختہ کرے تو یوں ہوتے ہوتے خدا تعالیٰ اُسے بے شمار نیکیوں کی توفیق دیگا۔

اس وقت ہماری جماعت بہت سی پریشانیوں میں سے گذر رہی ہے۔ اور سب سے بڑی پریشانی اُس کی مالی کمزوری کی ہے۔ اگر ہر سچا مخلص احمدی اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھے اور اُس کے مطابق خدا کے دیئے ہوئے مال سے خدا کے دین کی اشاعت کے لئے فراخ دلی سے دے تو سلسلہ کی یہ مالی پریشانی جلد دُور ہو سکتی ہے۔ مشکل صرف یہی ہے کہ ہم لوگ سستی کرتے ہیں اور اس نعمت کا حق ادا نہیں کرتے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کے قبول کرنے سے عطا فرما رکھی ہے۔ ذرا سوچیئے کہ آخر

"دین کو دنیا پر مقدم کرنے"

کے کچھ معنے ہونے چاہئیں۔ اس وقت ساری دنیا میں اسلام کی آواز پہنچانا ہمارا فرض ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ سب لوگ اپنے کار و بار اور گھر بار کو چھوڑ کر باہر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نہیں جا سکتے۔ لیکن جو لوگ اس قسم کی قربانی کرتے اور اپنی زندگیاں اشاعت دین کے لئے دے چکے ہیں اور اسی کے لئے وہ میدان عمل میں آ چکے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں کو مضبوط کرنا ان کو لٹریچر دینا بغیر روپے پیسے کے کس طرح ہو سکتا ہے۔

ساری دنیا تو درکنار ہمارا اپنا ملک ہی کروڑوں نفوس کی آبادی پر مشتمل ہے۔ کیا ان سب تک آسمانی آواز پہنچانے کے لئے کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں؟ اگر آج اس قدر زمانہ گذر جانے کے باوجود ہم جیسے دور تک اپنی آواز کو صحیح پہنچا سکے تو اس میں ہمیں اپنا ہی قصور ہے۔ (باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ رجنوری اخبار الفضل ربوہ کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ

۱۔ "ابھی نزلہ کی شکایت ہے" احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ "آج علالت طبع کے باوجود حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ نئے سال کے آغاز میں یہ عزم کریں کہ وہ اپنے فرائض کو پوری محنت اور تندہی سے ادا کریں۔

ربوہ ۸ رجنوری آج احمد نگر میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور ممبران سٹاف کی طرف سے مکرم مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری مبلغ انڈونیشیا مکرم راڈن ہدایت صاحب ناسیعد رجا مقتدائے انڈونیشیا اور مکرم حنیف یعقوب صاحب آف ٹرینی ڈاڈ کے اعزاز میں ایک دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا جس میں ربوہ اور احمد نگر کے بعض دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔

۱۱ رجنوری ربوہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب فالج کے حملہ سے گذشتہ روز وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں آپ کے داماد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ لاہور اور صاحبزادیوں حضرت ام وسیم صاحبہ اور بیگم صاحبہ محترمہ شیخ صاحب نیز مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و مکرم صاحبزادہ نعیم احمد صاحب اور دیگر اقارب سے دلی ہمدردی ہے۔ اور اس بزرگ ہستی کے کنبہ اور کسان کے قومی صدمہ میں شریک غم ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلےٰ و امیر مقامی کے بائیں بازو میں درد اور سستی ہٹ ہے۔ احباب صحت عاجلہ کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرت سر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

(۱) معارف القرآن

صدمہ رسیدہ کی مختلف حالتیں

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (یونس - ۱۳)

ترجمہ:- اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پہلو کے بل (لیٹا ہوا) یا بیٹھا یا کھڑا ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو وہ (اس طرح سے گزر کر) گذر جاتا ہے کہ گویا اس نے کسی تکلیف کے دور کرنے کے لئے جو اسے پہنچی تھی ہمیں نہیں پکارا تھا اسی طرح تمام حد سے بڑھ جانے والوں کو جو کچھ وہ کیا کرتے ہیں۔ خوبصورت کر کے دکھلایا گیا ہے۔

تشریح:- دعانا لجنبہ آیۃ میں صدمہ کی مختلف حالتوں کا ذکر کیا ہے۔ لجنبہ کو سجدہ یا شدت خوف سے گر جانے کی حالت کا قائم مقام رکھا ہے۔ کیونکہ جب انسان کو سخت تکلیف ہو تو اس کے پاؤں لڑکھڑا کر تنگ جاتے ہیں اور وہ گر جاتا ہے۔ اسی طرح قاعدًا او قائمًا ان کی سخت گھبراہٹ اور پریشانی بتانے کے لئے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ ایسے وقت میں انسان کبھی اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کبھی بیٹھ جاتا ہے۔ اور اسے کسی ایک حالت پر قرار نہیں آتا۔ اور ایک جگہ ٹک نہیں سکتا۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ فی الواقع کھڑا ہو یا بیٹھا ہو۔

اس آیت میں فرماتا ہے کہ یہ لوگ یوں تو زور دیتے رہتے ہیں کہ اگر یہ رسول سچا ہے تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا۔ لیکن اگر کوئی عذاب آ بھی جائے۔ تو سخت گھبرا جاتے ہیں۔ اور سب صبر و قرار جاتا رہتا ہے۔ (تفسیر کبیر)

(۲) کلام سید الانام

۱۔ حضرت عبادۃ ابن الصامت سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے ساتھ چھ باتوں پر کار بند رہنے کا عہد کرو میں تم سے خدا کی رضا کے حصول کا عہد کرتا ہوں فرمایا (۱) جب بات کرو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اُسے بلا کم و کاست ادا کرو۔ (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ (۵) اپنی آنکھیں ہمیشہ نیچی رکھو (۶) اپنے ہاتھوں کو دوسروں کی ایذا رسانی یا ناجائز دست اندازی سے روکے رکھو (مشکوٰۃ)

(۲) حضرت ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اکیلے بیٹھے رہنا بُرے ہمنشین سے بہتر ہے اور اچھا ہمنشیں وحدت سے بہتر ہے (مشکوٰۃ)

(۳) حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اُسے رزق میں کثرت نصیب ہو اور اُس کی عمر لمبی ہو اُسے چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے (بخاری)

(۳) ملفوظات امام الزمانؑ

دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے؟

"انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی محبت ہے اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے بجز خدا تعالیٰ کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر بڑا عہدہ پا کر بڑا تاجر بن کر بڑی بادشاہی تک پہنچ کر بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے مکروں، فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشس اس سے اتفاق نہیں کرتا

ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں۔ وہی اعلیٰ کام اس کی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آبپاشی اور باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں پائی نہیں جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کون سی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز ہو اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے۔ وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریک غالب رکھتا ہے۔ صنعتکاری میں بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہیں کہ ابتک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالیٰ کا وصال ہے۔ لہٰذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے" (اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۳۲) (مرتبہ محمد حفیظ بقاپوری)

اخبار احمدیہ قادیان

۲۲ر دسمبر: مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے مبلغ سوئٹزرلینڈ پونے چار بجے شام کی گاڑی تشریف لے آئے۔ آپ سندھ اپنے والدین سے ملنے کے لئے گئے ہوئے تھے کہ بیرون ہند کے لئے روانہ ہو گئیں اچانک تار ملا کر فوراً بمبئی پہنچیں سیٹ بک ہو چکی ہے اس لئے آپ ناصر آباد سندھ سے ہوائی جہاز میں روانہ ہو گئے یہ بہت بڑی جذباتی قربانی تھی کہ قادیان سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے الوداعی ملاقات کئے بغیر رخصت ہوئے۔ آج قادیان کے سٹیشن پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بمعیت مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ و خارجہ و مکرم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام ناظر بیت المال و دیگر احباب استقبال کیا۔ ۲۳ر دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں مکرم شیخ صاحب نے وہاں کے تبلیغی حالات مکرم مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ مالابار کی صدارت میں سنائے۔

۲۴ر دسمبر: مکرم شیخ صاحب صبح پہلی گاڑی سے عازم ربوہ ہوئے۔

قادیان ۶ر دسمبر: حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی بخیر و عافیت قادیان واپس تشریف لائے

گورداسپور ۷ر دسمبر: خاکسار ایڈیٹر بدر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی طرف سے طلب کردہ پریس کانفرنس میں شریک ہوا۔ (رپورٹ الگ درج ہے)

سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ کی طرف سے دعوتِ چائے

۲۸ر دسمبر کو کوٹھی دار السلام میں مکرم سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ نے بعض پاکستانی و بھارتی معززین و مرکزی عہدیداران کو عصرانہ پر مدعو کیا تھا۔ اس تقریب کی تفصیل یہ ہے کہ خورد و نوش کے بعد ضلع کے ایک پرانے کانگرسی لیڈر پنڈت گورکھ ناتھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے اپنی تقریر میں تقسیم ملک کے حالات کا ذکر کیا کہ کس طرح غنڈہ گردی اور تعلیمات غالب آگئی تھی۔ پنڈت جی ان ایام میں بھی جگہ جگہ اس کے خلاف نبرد آزما ہوئے اور جو کچھ ان ایام میں ہوا اس پر تاسف کا اظہار کیا۔ اور احباب جماعت قادیان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کی یہ امانت بہت ہی عمدہ ہے۔ اور یہ ہمارے ساتھ نیک سلوک روا رکھتے ہیں اور تعاون کرتے ہیں اور نیک نمونہ پیش کرتے ہیں۔ بعد ازاں اکالی لیڈر گیانی لابھ سنگھ صاحب فخر (دار الانوار قادیان) نے اپنی تقریر میں بتایا کہ

تقسیم ملک سے پہلے ہم جماعت احمدیہ کے متعلق یہ خیال کرتے تھے کہ یہ بابا نانک جی کے احترام کے منافی خیالات رکھتے ہیں۔ لیکن اب قریب ہونے پر ہم دیکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت بابا جی کے متعلق ایسی پاک اور سندر باتیں بیان کرتی ہے۔ کہ جو ہمارے منہ سے بھی نہیں نکلتیں۔ نیز کہا کہ ہم ننکانہ صاحب سے محروم ہیں۔ لیکن جبکہ لیلیٰ کی گلی کا کتا بھی مجنوں کو پیارا تھا تو پھر ننکانہ صاحب والے ملک سے ہر سال آنے والے عابد نیک لوگ ہمارے لئے مسرت کا باعث کیوں نہ ہوں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اگر ہم ادھر ننکانہ صاحب چھوڑ آئے ہیں تو یہاں جماعت احمدیہ کے بزرگ کے ننکانہ صاحب میں ہمیں قیام کرنے کا موقعہ عطا ہوا ہے۔

بعد ازاں چوہدری اسد اللہ خان صاحب، سید اختر احمد صاحب پروفیسر پٹنہ کالج اور مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ نے ان جذبات و خیالات کی تعریف کرتے ہوئے میزبان نواز کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے میل ملاقات کا ایسا پرلطف موقعہ بہم پہنچایا تھا۔ بالآخر سردار صاحب نے مدعوین کا شکریہ ادا کیا

مذکورہ بالا احباب کے علاوہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب چوہدری احمد مسعود نصر اللہ خان صاحب ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب سید فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بہار حکیم خلیل احمد صاحب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ملک صلاح الدین صاحب۔ مولوی بشارت الرحمن صاحب صاحب پروفیسر ربوہ بھی مدعوین میں شامل تھے۔

زائرین مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے۔ (۱) ۷ر دسمبر محمد سردار صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ از لاہور (۲) ۱۹ر دسمبر محمد جمیل خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و دو بچے از لاہور (رشتہ دار ممتاز احمد صاحب ہاشمی قادیان) (۳) ۲۰ر دسمبر رحیمی صاحبہ اہلیہ الہ بخش صاحب مرحوم - نورجہاں بیگم صاحبہ، امین النساء صاحبہ دلو محمد صاحب از لاہور (اقارب قمر الدین صاحب و محمد سلیمان صاحب دہلوی قادیان) (۴) ۲۲ر دسمبر عبد المجید صاحب از سیالکوٹ و شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ از ربوہ (۵) ۲۳ر دسمبر۔ لاہور سے حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپالوی اور ملک بشیر احمد صاحب (برادر ملک نذیر احمد صاحب قادیان) منٹگمری سے ملک عصمت اللہ خان صاحب و ملک برکت اللہ خان صاحب (برادران ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان) اور ربوہ سے شفیقہ خاتون صاحبہ (رشتہ دار حافظ سعادت علی صاحب شاہجہانپوری قادیان) (۶) ۲۴ر دسمبر۔ لاہور سے چوہدری صلاح الدین ناصر صاحب (ولد خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم) ربوہ سے امۃ المنان ریحانہ صاحبہ (۷) ۲۵ر دسمبر ڈھاکہ سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ کراچی سے مسٹر معین الدین صاحب بٹ صاحب، لاہور سے سلیم محمود احمد صاحب (اقارب محمد احمد صاحب نسیم کٹھ قادیان) کراچی سے بابا احمد جان صاحب۔ ڈھاکہ سے شکیل احمد صاحب (پسر حکیم خلیل احمد صاحب قادیان) لاہور سے محمد افضل صاحب کا لجئیٹ (پوتا حاجی محمد الدین صاحب تہالوی قادیان) اور عبد الرحمن صاحب سیدو فی ۔

(باقی صفحہ ۳ پر)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کی روئداد

۲۶ر دسمبر کو دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد پونے دو بجے مکرم قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی زیر صدارت شروع ہوا۔

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے اپنی تقریر میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق کس کمال پر پہنچا ہوا تھا۔ آپ نے اس عشق کی کیفیات واضح کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کی پر معارف تحریرات اور معرفت میں ڈوبے ہوئے اشعار پڑھ کر سنائے علاوہ ازیں آپ نے دوران تقریر میں محبت و عشق کی تعریف اور اس کے مقتضیات پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ عاشق صادق ہونے کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مقتضیات کو کس طرح پورا فرمایا۔ آپ نے کہا جب تک حسب استطاعت ان تقاضوں کو پورا نہ کیا جائے اس وقت تک محض زبانی دعویٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور خالی باتی اقرار کو عشق پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق کا اہم ترین پہلو یہی ہے کہ حضور علیہ السلام عشق کے مقتضیات کو پورا کر دکھاتے ہیں سب پر سبقت لے گئے اور اپنے عمل اور کارناموں سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچا دیا کہ فی الواقعہ آپ کو جیسا تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی کا تعلق ہے عشق کا اعلیٰ ترین مقام حاصل ہے۔

مکرم میاں صاحب نے عشق کامل کی مقتضیات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ محبت کے کمال کی بنیاد یہ ہے کہ انسان اپنے محبوب کا کامل مظہر ہو بالفاظ دیگر مظہریت اور نیابت محبت کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ اور نیابت اس امر کی متقاضی ہے کہ دونوں کے مقاصد ایک ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل عشق کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے اس زمانہ میں نائب رسول ہونے کی حیثیت سے ان مقاصد کو پورا کر دکھایا کہ جن مقاصد کو لے کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ ا...............

.... آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد لیظہرہ علی الدین کلہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موجودہ زمانہ میں اس مقصد کو پورا فرمایا اور اس شان سے پورا فرمایا کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی کہہ اٹھے کہ تیرہ سو سال میں کسی دوسرے شخص نے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دکھانے کا وہ کام نہیں کیا جو حضرت مرزا صاحب نے اس زمانے میں کر دکھایا ہے۔ اس امر کو واضح کرنے کے لئے مکرم میاں صاحب نے ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریرات پیش کیں جن میں جھگڑا کے آنے کی غرض بیان کی گئی تھی اور دوسری طرف خود بعض مخالفین سلسلہ کی عبارتیں پڑھ کر سنائیں جن میں اس امر کو تسلیم کیا گیا تھا کہ حضرت مرزا صاحب نے اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر دکھانے میں جو عظیم الشان کام کیا ہے وہ کسی دوسرے سے ہو نہیں پڑا۔

بین الاقوامی کشمکش کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) نے اس اہم موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے وہ عبارتیں پڑھ کر سنائیں جن میں آئندہ رونما ہونے والی بین الاقوامی کشمکش کے متعلق پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔

آپ نے فرمایا ان تمام پیشگوئیوں پر یکجائی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ پرست دنیا بالآخر دو گروہوں میں بٹ جائے گی اور وہ دونوں گروہ آپس میں ٹکرا ٹکرا کر دنیا میں ایک زلزلہ کی سی کیفیت پیدا کر دیں گے جو نمونۂ قیامت سے کم نہیں ہوگا۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد باہمی تصادم اور ٹکراؤ کی یہ کیفیت پانچ نسلوں تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد دنیا اس بات کی طرف متوجہ ہوگی کہ فی الواقعہ خدا ہے جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے اور ہمہ قدرت ہے یہی وہ وقت ہوگا کہ جب دنیا میں اسلام غالب آنا شروع ہوگا اور اس کی تمام مخالف طاقتیں مٹتی چلی جائیں گی۔ یہاں تک کہ بجز اسلام کے اور کوئی دین قابل ذکر حالت میں دنیا میں باقی نہ رہے گا۔ صاحبزادہ صاحب نے مادہ پرست طاقتوں کے مٹنے اور پھر اسلام کے غالب آنے سے متعلق الہامات اور پیشگوئیاں علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں اور پھر ان میں تسلسل قائم کر کے غلبۂ اسلام کے زمانے کی تعیین کی اور بتایا کہ الٰہی تقدیر کچھ اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ یہ سب کچھ پانچ نسلوں یعنی ایک سو سال کے اندر اندر ہو جائے گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ آج جو بچے ہیں کوئی عجب نہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اسلام کے غلبے کا زمانہ دیکھ لیں

دوران تقریر میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ ان پیشگوئیوں کے کون کون سے حصے اب تک پورے ہو چکے ہیں اس ضمن میں آپ نے گذشتہ دونوں عالمی جنگوں کے واقعات اور دنیا کے دو بلاکوں میں تقسیم ہونے کی مطابقت پیشگوئیوں میں سے نکال کر دکھائی اور پھر بعض الہامات کی بناء پر بتایا کہ کمیونزم بالآخر ناکام ہوگا اور اس کے بعد اسلام دنیا پر غلبہ حاصل کرے گا۔ آپ نے "ہسٹری آف ورلڈ وار II"

(Ahmad Series

Memorial Edition)

کے صفحہ ۱۷ و ۱۸ سے دوسری عالمگیر جنگ کے بعض ہولناک واقعات پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ جن الفاظ میں یہ واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کے متعلق یوں معلوم ہوتا ہے کہ بعض جگہ تو گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامی الفاظ کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص تصرف ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پچاس برس پہلے جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ آج جب وہ جنگ کی شکل میں پوری ہوئی ہے اور اس زمانے کا مؤرخ جنگ کے واقعات لکھتا ہے۔ تو بعض جگہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ گویا الہامی پیشگوئی کے اصل الفاظ کا ترجمہ کر رہا ہے۔

آخر میں آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ الٰہی تقدیر نے یہ کیوں چاہا ہے کہ دنیا دو گروہوں میں تقسیم ہو اور پھر باہم ٹکرا ٹکرا کر تباہی کا منہ دیکھے اور پھر اس کے بعد اسلام غالب آئے۔ آپ نے کہا اس میں بھی ایک حکمت ہے اور وہ یہ کہ قرن اول میں خدا نے اسلام کے کمزور ہاتھ میں ایک تلوار دے کر بھیجا شہزادہ امن کا چہرہ خدا کے نور سے چمک رہا تھا۔ دنیا والے اس نور کو بھول گئے لیکن انہیں تلوار کی وہ جھنکار یاد رہی اور انہوں نے کہا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خدا نے کہا اب میں تمہاری گردن تمہاری ہی تلوار سے کاٹوں گا۔ تمہیں دو گروہوں میں تقسیم کروں گا اور تمہیں سب طاقتیں دوں گا۔ پھر تم آپس میں لڑو گے اور خود تمہارے ہی ہاتھ سے تمہاری تباہی کا سامان پیدا ہوگا۔ شہزادۂ امن اپنے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ یہ سب نظارہ دیکھے گا۔ اور تمہارے دلوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہو گیا۔ پھر تمہیں احساس ہوگا کہ اسی کے دامن سے وابستہ ہو کر ہمیں امن ملے گا جس پر ہم نے طاقت کے بل پر ترقی حاصل کرنے کا الزام لگایا تھا۔ تب ایک نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا جس میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کی جائے گی۔

درخواستہائے دعا

(۱) محمد حبیب اللہ صاحب بھوپالی درد چشم میں مبتلا ہیں (۲) مولوی احمد رشید صاحب مبلغ سلسلہ جنوبی ہند کا لڑکا نذیر انور احمد سخت بیمار ہے اور دن بدن حالت خراب ہو رہی ہے

(۳) مولوی عبدالحق صاحب قادیان کی اہلیہ محترمہ کو زچگی سے قبل خون جاری ہو گیا ہے

احباب سب کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

زائرین بقیہ صد ۲

(۸) ۲۶ر دسمبر کراچی سے سرور جہاں صاحبہ (ہمشیرہ ملک نذیر احمد صاحب قادیان) اور حاجی عبدالکریم صاحب اور مظفر گڑھ سے ملک بشارت احمد صاحب بشیر (ابن مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان)

(۹) ۲۷ر دسمبر۔ جہلم سے عبدالسبوح خان صاحب کڑک و رشیدہ خانم کڑک صاحبہ (رشتہ دار شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قادیان)

(۱۰) ۲۹ر دسمبر۔ نذیر احمد صاحب بشیر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ (برادر بشیر احمد صاحب حیدر آبادی طالبعلم قادیان)۔

(۱۱) ۳ر جنوری۔ ربوہ سے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب و شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج و قریشی بشیر احمد صاحب (رشتہ دار حکیم خلیل احمد صاحب قادیان) دختر سعیدہ بیگم صاحبہ و اہلیہ بھائی شیر محمد صاحب ربانی منٹگمری سے اور اہل و عیال مولوی عبدالحمید صاحب قادیان ربوہ سے۔

(۱۲) ۷ر جنوری۔ ربوہ سے مختار احمد صاحب ہاشمی (برادر ممتاز احمد صاحب ہاشمی قادیان)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے

(۱) ۱۷ر دسمبر۔ سعید احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ و محمد سردار صاحب مع اہلیہ صاحبہ

(۲) ۱۸ر دسمبر:۔ بشیر احمد صاحب حیات مع اہلیہ صاحبہ (آپ مشرقی افریقہ سے تشریف لائے تھے)

(۳) ۲۴ر دسمبر۔ ملک نعمت اللہ خان صاحب و ملک برکت اللہ خان صاحب و سعید احمد صاحب پسر بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار و شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ۔

(۴) ۲۷ر دسمبر۔ چوہدری صلاح الدین صاحب ناصر

(۵) ۲۹ر دسمبر۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب رحیمہ صاحبہ، نور جہاں صاحبہ، نور جہاں صاحبہ امین النساء صاحبہ و نور محمد صاحب۔

(۶) ۳۰ر دسمبر۔ عبدالمجید صاحب، محمد افضل صاحب۔

(۷) ۱ر جنوری۔ عبدالسبوح خان صاحب و رشیدہ خانم صاحبہ۔

(۸) ۳ر جنوری۔ نذیر احمد صاحب حیدرآبادی و محمد جمیل خان صاحب مع اہلیہ و دو بچے۔

(۹) ۴ر جنوری۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب و حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپالی

(۱۰) ۵ر جنوری۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد و ملک بشارت احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ

(۱۱) ۶ر جنوری۔ اہل و عیال شیخ عبدالحمید صاحب عاجز

(۱۲) ۸ر جنوری۔ حاجی عبدالکریم صاحب مع ...

ولادت۔ راجہ محمد اصغر صاحب گجراتی سائکل ٹی کمپنی کینیا (مشرقی افریقہ) کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے بچہ کی صحت و درازئ عمر اور صالح ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

تصویر کے دو رُخ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تازہ کلام بر موقعہ جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷ر دسمبر کو حضور کی تقریر سے قبل مکرم ثاقب صاحب زیروی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

(۱) مر رہا ہے بھوک کی شدت سے بیچارہ غریب
ڈھانکنے کو تن کے کپڑا تک نہیں اس کو نصیب
کھاتے ہیں زردہ پلاؤ قورما و شیر مال
مخملی دوشالے اوڑھے پھرتے ہیں اس کے رقیب
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۲) اصطبل میں گھوڑے ہیں بھینسیں بھی ہیں کچھ شیر دار
سبزے کی کثرت سے گھر بھی بن رہا ہے مرغزار
لب پہ ان کے قہقہے ہیں ان کی آنکھوں میں بہار
روحِ انسانی ہے پر خاموش بیٹھی سوگوار
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۳) جب وبا آئے تو پہلے اس سے مرتے ہیں غریب
مالداروں کو گو لگتے ہیں ٹیکے ہے عجیب
موت جن کے پاس ہے ہے وہ تو محروم دوا
اور جو محفوظ ہیں ان کو دوائیں ہیں نصیب
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۴) نورِ قرآں کی تجلی ہے زمانہ بھر میں آج
امتِ ثانی نے رکھ لی امتِ اول کی لاج
کفر نے بت توڑ ڈالے دیر کو ویراں کیا
پر مسلمانوں کے گھر میں ہے جہالت کا ہی راج
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۵) ورثۂ نبوی کے ڈر سے مولوی کا احترام
الفتِ پدری کی خاطر سیدوں کے ہیں غلام
جو بھی کچھ ہے غیر کا ہے ان کی حالت ہے تو یہ
دولتِ عقبیٰ سے خالی نعمتِ دنیا حرام
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۶) یاد ہیں قرآن کے الفاظ تو ان کو تمام
اور پوچھیں تو ہیں کہتے یہ ہے اللہ کا کلام
پر یقیں مفقود ہے ایمان ہے بالکل ہی خام
علم و عرفاں کی غذا ان پر ہے قطعاً ہی حرام
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۷) مال سے ہے جیب خالی علم سے خالی ہے سر
یادِ خالق سے ہے غفلت۔ رہتی ہے فکرِ دگر
حالِ خود برباد و ویراں۔ حالِ دیگر پر نظر
منزلِ آخر سے غافل پھر رہے ہیں دربدر
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۸) ہے قدم دنیا کا ہر دم آگے آگے جا رہا
تیز تر گردش میں ہیں پہلے سے ارض و سما
آج کوئی بھی نظر آتا نہیں ساکن کہیں
ایک مسلم ہے کہ ہے آرام سے بیٹھا ہوا
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۹) فکرِ انسانی فلک پر اڑ رہا ہے آج کل
فلسفہ دکھلا رہا ہے خوب اپنے زور بل
پر مسلماں راستہ پر محوِ حیرت ہے کھڑا
کہہ رہا ہے اس کو ملّا اک قدم آگے نہ چل
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۰) شمعِ نورِ آسمانی کو دیا جس نے بجھا
باب وحیِ حق کا جس نے بند بالکل کر دیا
جس نے فضلِ ایزدی کی راہ میں سد کی کھڑی
ہے اسی ملّا کو مسلم نے بنایا راہنما
تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۱) وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں
دنیوی آلائشوں سے پاک ہیں اور دور ہیں
دنیا والوں نے انہیں بے گھر کیا بے در کیا
پھر بھی ان کے قلب حُبِ خلق سے معمور ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۲) ڈھانپتے رہتے ہیں ہر دم دوسروں کے عیب کو
ہیں چھپائے لیتے وہ دنیا جہاں سے عیب کو
ان کا شیوہ نیک ظنی نیک خواہی ہے سدا
آنے دیتے ہی نہیں دل میں کبھی بھی ریب کو
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۳) روز و شب قرآں میں ہیں فکر و تدبر مشغلہ
ان پہ دروازہ کھلا ہے دین کے اسرار کا
تجھ میں ان میں غیریت کوئی نظر آتی نہیں
ہیں اگر وہ مال تیرا۔ تو بھی ہے ان کا صلہ
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۴) اک طرف تیری محبت۔ اک طرف دنیا کا درد
دل پھٹا جاتا ہے سینے میں ہے چہرہ زرد زرد
ہیں لگے رہتے دعاؤں میں وہ دن بھی رات بھی
ہیں زمین و آسماں میں پھر رہے وہ رہ نورد
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۵) جن کو بیماری لگی ہے وہ ہیں غافل سو رہے
پر یہ ان کی فکر میں ہیں سخت بے کل ہو رہے
ایک بیماری سے گھائل ایک فکروں کا شکار
دیکھئے دنیا میں باقی یہ رہے یا وہ رہے
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۶) بادۂ عرفاں سے تیری ان کے سر مخمور ہیں
جذبۂ الفت سے تیرے ان کے دل معمور ہیں
ان کے سینوں میں اٹھا کرتے ہیں طوفاں رات دن
وہ زمانہ بھر میں دیوانے ترے مشہور ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۷) طاقت و قوت کے مالک ان کا منہ کرتے ہیں بند
دین کی گدی کے وارث پھینکتے ہیں ان پر گند
وہ ہر اک صیاد کے تیروں کا بنتے ہیں ہدف
جس کا بس چلتا ہے پہنچاتا ہے وہ ان کو گزند
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۸) فکر خود سے فکرِ دنیا کے لئے آزاد ہیں
شاد کرتے ہیں زمانہ بھر کو خود ناشاد ہیں
دنیا والوں کی نظر میں پھر بھی ٹھہرے ہیں حقیر
ہیں گنہ لازم مگر سب نیکیاں برباد ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۱۹) بند کر کے آنکھ دنیا کی طرف سے آج وہ
رکھ رہے ہیں تیرے دیں کی سب جہاں میں لاج وہ
تیری خاطر سہہ رہے ہیں ہر طرح کی ذلتیں
پر ادا کرتے نہیں شیطاں کو ہرگز باج وہ
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۲۰) ساری دنیا سے ہے بڑھ کر حوصلہ ان کا بلند
پھینکتے ہیں عرش کے کنگروں پر اپنی کمند
کیوں نہ ہو وہ صاحبِ معراج کے شاگرد ہیں
آسماں پر اڑ رہا ہے اس لئے ان کا سمند
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(۲۱) جن کو سمجھی تھی برا دنیا وہی تیرے ہوئے
شیر کی مانند اٹھے ہیں وہ اب بپھرے ہوئے
نام تیرا کر رہے ہیں ساری دنیا میں بلند
جاں ہتھیلی پہ دھرے سر پر کفن باندھے ہوئے
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کوئی معمولی ادارہ نہیں بلکہ اسلام کے احیاء کی ایک زبردست کوشش ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ ر دسمبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

گذشتہ ہفتہ مجھے

درد گردہ کی تکلیف

رہی ہے۔ جس کی وجہ سے میں نماز کے لئے مسجد میں نہیں آسکا۔ اب بھی میں بڑی مشکل کے ساتھ یہاں آیا ہوں اور اب کھڑا ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ مجھ میں کھڑا ہونے کی طاقت نہیں۔ پہلے تو یہی خیال تھا کہ یہ تکلیف درد گردہ کی ہے۔ لیکن بعد میں ڈاکٹروں نے رائے دی ہے کہ یہ درد گردہ نہیں۔ بلکہ "بلبے گو" کی تکلیف ہے۔ جسے پنجابی میں "چک پڑنا" کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے کمر سیدھی نہیں ہوسکتی۔ اور کھڑا ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال درد گردہ کے خیال سے جو بوجھ طبیعت پر تھا۔ وہ کسی قدر کم ہوگیا ہے۔ لیکن ڈر ہے۔ کہ یہ تکلیف زیادہ لمبی نہ ہو جائے بعض اوقات یہ تکلیف مہینوں چلی جاتی ہے۔ چونکہ اب

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے

اس لئے میں کہہ نہیں سکتا۔ کہ اس کی وجہ سے میں جلسہ کے کاموں میں پوری طرح حصہ لے سکوں گا یا نہیں۔

پچھلے جمعہ میں نے ربوہ کی جماعت کو جلسہ سالانہ کے لئے اپنے مکانات وقف کرنے اور خدمات پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس کے بعد مجھے شکایت پہنچی ہے کہ ابھی تک

مکانات کا انتظام

نہیں ہوسکا۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ کے منتظمین میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے۔ اور میرا تجربہ ہے کہ چاہے تبدیلی اچھی ہی ہو۔ مگر ایک سال اس تبدیلی کی وجہ سے کام میں کچھ نقائص رہتے ہیں۔ پرانے لوگ جو کام کے واقف ہوتے ہیں۔ گو وہ ہوشیار نہ بھی ہوں۔ تب بھی وہ تجربہ کی بناء پر بعض کام کر لیتے ہیں۔ نئے آدمی کے ذہن میں وہ باتیں نہیں آسکتیں اس لئے ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ انتظامات زیادہ کئے جاتے۔ کیونکہ وقت پر کام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن

جو شکایت مجھے آئی ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ نے بھی اپنے مکانات خالی کر کے نہیں دیئے۔ حالانکہ خود صدر انجمن احمدیہ اس جلسہ کی ذمہ دار ہے اگر ادارے ہی اپنے مکانات خالی کر کے نہ دیں یا انہیں کسی معین تاریخ تک خالی کرنے کا وعدہ نہ کریں۔ تو باقی لوگ تو اور بھی سست ہو جائیں گے یں میں اداروں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ محض ایک افسر مقرر کر دینے سے کام نہیں ہوتا جب تک اس افسر سے تعاون نہ کیا جائے۔ وہ اپنے مفوضہ فرائض کو کس طرح پورا کر سکتا ہے۔

اس کے بعد میں جماعت کو تحریک جدید کے وعدوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

تحریک جدید کے وعدوں میں

اس سال کچھ سستی نظر آرہی ہے۔ تحریک جدید والوں نے جو رپورٹ میرے پاس بھیجی ہے اس کے لحاظ سے تحریک جدید کے وعدوں میں گذشتہ سال کی نسبت ۸۰ ہزار کی کمی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل وعدوں میں ہر سال کچھ نہ کچھ زیادتی ہوتی تھی۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وعدے اب کمی کی طرف جارہے ہیں۔ وعدوں میں یہ کمی زیادہ تر سستی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ شاید بعض جماعتوں کو یہ عادت پڑ گئی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کی فہرستیں جلسہ سالانہ کے موقع پر لاتی ہیں۔ ممکن ہے کہ اس وقت وعدوں میں کمی کی جو شکایت ہے وہ اس عادت کی بناء پر ہو۔ کیونکہ اس وقت جو وعدے میرے پاس پہنچے ہیں۔ ان میں گذشتہ سال کی نسبت کمی نہیں بلکہ زیادتی کی گئی ہے۔ سوائے ایک جماعت کے کہ اس کے نئے وعدے گذشتہ سال کے وعدوں کی نسبت کم ہیں۔ یا تو اس کے کچھ افراد ابھی ایسے ہیں۔ جن سے وعدے نہیں لئے گئے یا اس کے کچھ افراد وہاں سے تبدیل ہوگئے ہیں اس کے سوا جو وعدے میرے پاس آئے ہیں ان میں گذشتہ سال کی نسبت زیادتی کی گئی ہے پس

معلوم ہوتا ہے

کہ وعدوں میں کمی اس لحاظ سے نہیں کہ وعدہ کرنے والوں نے گذشتہ سال کی نسبت کم وعدے کئے ہیں۔ بلکہ یہ کمی اس وجہ سے ہے کہ وعدے لینے میں سستی کی گئی ہے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کراچی ہے۔ ان کی طرف سے متواتر اس مضمون کی تاریں آتی رہی ہیں کہ وہ اگلے سال کے وعدے بطور پیشگی وصول کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کے اس سال کے وعدوں کی فہرست مرکز میں نہیں آئی۔ دو دسمبر کو ان کی طرف سے تار آئی تھی کہ ہم

وعدوں کی فہرست

بہت جلد بھجوا رہے ہیں۔ لیکن آج ۱۷ ر تاریخ ہوچکی ہے۔ اور ان کی طرف سے وہ فہرست ابھی تک وصول نہیں ہوئی۔ یا تو وہ رستہ میں ضائع ہوگئی ہے یا انہوں نے تار تو دے دی۔ لیکن بعد میں یہ سمجھا کہ پہلے فہرست کو اور مکمل کرلیں۔ اس طرح انہوں نے فہرست بھجوانے میں سستی کر دی۔ بہر حال یہ وقت آئندہ سال کے وعدے بطور پیشگی وصول کرنے کا نہیں۔ بلکہ وعدے لینے کا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ کوئی جماعت وعدے وصول نہ کرے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے کسی کو پیشگی دینے کی توفیق دی ہے۔ اور وہ خوشی سے دیتا ہے تو دے اور کارکن ضمنی طور پر ایسا کرنے کی تحریک کرتے رہیں۔ لیکن ان کی زیادہ تر توجہ وعدے لینے کی طرف ہونی چاہیئے۔ جماعت جس کام میں لگی ہوئی ہو۔

خدا تعالےٰ کے فرشتے

بھی اس کام میں مدد دیتے ہیں۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس کی تحریک کرتے رہتے ہیں جب امام کی طرف سے وعدے لینے کا اعلان ہوا ہو۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتے بھی دوسرے کاموں کی نسبت اسی کام میں زیادہ مدد کرتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ گذشتہ سال کے وعدے وصول کرنے اور آئندہ سال کے لئے

وعدے لینے پر زور دیا جائے

میں نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ گذشتہ سال کے وعدوں میں سے ابھی تک ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ کی وصولی باقی ہے۔ اگر یہ وعدے وقت پر وصول ہو جاتے تو اس وقت کام کرنے والوں کو جو تشویش ہے۔ وہ دور ہو جاتی۔ جہاں تک وعدوں کا سوال تھا۔ گذشتہ سال کے وعدے پورے سال کے بوجھ کو اٹھا سکتے تھے۔ جو روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور موجودہ تشویش باقی نہیں رہتی تھی۔ اب بھی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جو لوگ ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ انہیں زیادہ سے زیادہ شامل کیا جائے اور ان سے وعدے لے کر مرکز میں بھجوائیں۔ پھر ان کی

وصولی پر زور دیں

یہ نہ ہو کہ سال ختم ہونے پر ہم کچھ مالی بوجھ اپنے ساتھ لے جائیں۔ جتنی بار سال سے یہی ہو رہا ہے کہ سال ختم ہونے پر کچھ نہ کچھ مالی بوجھ ساتھ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے

اخراجات کم تھے

اب چونکہ ہمارے مشن بہت زیادہ وسیع ہوگئے ہیں۔ اس لئے اخراجات پہلے کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور ہمارا بجٹ ہر سال ۳۰-۴۰ ہزار روپے کے خسارہ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ خسارہ وعدوں میں کمی کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ وعدوں کی عدم وصولی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر دوست بقائے وصول کرنے کی کوشش کریں۔ تو نہ صرف سالانہ بجٹ میں خسارہ نہ دکھایا جائے۔ بلکہ ہر سال کچھ نہ کچھ رقم پس انداز ہو تی جائے۔ جیسا کہ میں نے پچھلے خطبات میں بتایا تھا۔ ہمارے نوجوانوں میں زیادہ کمزوری پائی جاتی ہے۔

دفتر دوم کے وعدوں کی وصولی

کی رفتار بہت کم ہے۔ میں نے آج اندازہ لگایا ہے۔ کہ سال ختم ہوچکا ہے۔ لیکن ابھی تک ۵۰ فی صدی وعدے وصول نہیں ہوئے۔ حالانکہ اس سے پہلے دور اول میں یہ ہوتا تھا۔ کہ اگر وعدے ایک لاکھ کے ہوئے ہیں۔ تو سال کے اختتام سے پہلے ایک لاکھ سے زائد رقم وصول ہو جاتی تھی پس نوجوانوں میں ہمت اور اخلاص پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کی طرف

مجلس خدام الاحمدیہ

کو توجہ دلائی تھی۔ اس کا قیام اس بات کا موجب ہونا چاہیئے۔ کہ نوجوانوں میں اخلاص اور جوش زیادہ ہو۔ قومیں اگر ترقی کرتی ہیں۔ تو اپنی آئندہ نسلوں کے ذریعہ کرتی ہیں۔ اگر ایک نسل اپنا بوجھ اٹھا لیتی ہے۔ تو وہ کام ایک حد تک ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کام وقتی ہو تب۔ تو کوئی تشویش کی بات نہیں ہوتی۔ کیونکہ انہوں نے اپنا بوجھ اٹھا لیا ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ کام وقتی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس نے قیامت تک جانا ہوتا ہے۔ تو بہر حال وہ کام اگلی نسلوں کے ذریعہ پورا ہوگا دنیا بھر کو اسلام سے روشناس کرنا معمولی امر نہیں۔ ۱۳۰۰ سو سال میں مسلمانوں نے اس قدر کامیابی حاصل کی ہے۔ کہ اس وقت ان کی آبادی دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔ بلکہ اب تو اسلام کو دنیا میں آئے قریباً ۱۴۰۰ سال ہو چکے ہیں۔ اور ان چودہ سو سالوں میں ابھی دنیا کی آبادی کا ¼ حصہ مسلمان ہوا ہے۔ ¾ حصہ ابھی باقی ہے۔ حالات کی تبدیلی اور مسلمانوں کی غفلت اور سستی کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ایک نیا سلسلہ قائم

کیا ہے۔ تاپُرانے فرقوں سے جو سستی اور غفلت ہوئی ہے۔ اس کا ازالہ ہو جائے۔ اور ان کی جگہ ایک نیا فرقہ لے لے۔ جو

اسلام کی اشاعت اور تبلیغ

کی طرف پہلے فرقوں سے زیادہ توجہ دے تا پہلی سستی اور غفلت کا ازالہ ہو۔ اور دنیا کی آبادی کا بقیہ ۳/۴ حصہ بھی اسلام کے نور سے حصہ پائے اور یہ اتنا بڑا کام ہے۔ کہ اس کے لئے جتنی قربانی بھی کی جائے کم ہے۔ خصوصاً ہماری موجودہ تعداد کے لحاظ سے تو یہ کام بہت زیادہ ہے۔ ابھی تک دنیا میں ایک ارب ۸۰ کروڑ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو یا تو اسلام سے متنفر ہیں۔ یا اس کے دشمن ہیں۔ کم از کم ان میں سے ایک حصہ ایسا ہے۔ کہ جن تک ابھی تک اسلام کے متعلق کوئی بات نہیں پہنچی۔ اب اس ایک ارب ۸۰ کروڑ کو اسلام میں لانے کے لئے چار لاکھ کی جماعت کیا کر سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے

کہ یہ بوجھ ہماری جماعت نہیں اُٹھا سکتی۔ لیکن اگر اس بات کو دیکھا جائے۔ کہ کام آہستہ آہستہ ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے کام بھی تدریجاً ہوتے ہیں۔ تو ہم اپنے اس کام کو اس قدر ممتد کریں گے کہ یہ دو صدیوں تین صدیوں یا چار صدیوں میں مکمل ہو جائے۔ اور اگر ہم نے لازمی طور پر اس کام کو ممتد کرنا ہے۔ اور اسے ہماری موجودہ نسل نے پورا نہیں کرنا۔ تو لازمی طور پر اسے ہماری آئندہ نسلوں نے کرنا ہے۔ اور اگر نوجوانوں میں اخلاص قربانی اور ایثار کم ہو۔ تو ہماری یہ امید بھی موہوم ہو جاتی ہے۔ میں موہوم کا لفظ بولنے سے ڈرتا ہوں کیونکہ

یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے

اور اس نے بہرحال ہونا ہے۔ لیکن چونکہ اس نے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس لئے ہمیں سوچنا پڑیگا کہ یہ کام ہم سے ہو سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اور چونکہ ہماری امیدیں موہوم ہیں۔ اور بظاہر اس میں کامیاب ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کہ ہم کہیں کہ اگر ہماری آئندہ نسلیں چست ہوں۔ تو کام کی رفتار میں تیزی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس جماعت کے نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے باپ دادوں سے زیادہ قربانی کریں۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے وعدے اپنے باپ دادوں سے کم ہوں۔ اور وصولی ان سے بھی کم ہو۔ میں نے اپنے ایک خطبہ میں یہ تحریک کی۔ کہ کوشش کی جائے ہمارے وعدے دو لاکھ سے چار لاکھ ہو جائیں لیکن اس کے ساتھ ہی

یہ بھی ضروری ہے

وعدہ وصولی کا بھی خیال رکھیں۔ ابھی تک نئے دور کے وعدے بہت کم ہیں۔ حالانکہ نوجوانوں کی تعداد پہلے لوگوں سے بہت زیادہ ہو چکی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تحریک جدید کو عام نہیں کیا گیا۔ میں نے جماعت کے سامنے ایسی تجاویز رکھی تھیں۔ کہ غریب سے غریب لوگ بھی اس میں شامل ہو سکتے تھے۔ مثلاً میں نے بتایا تھا کہ اگر ایک شخص پانچ روپیہ دے کر تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکتا۔ تو تین چار آدمی مل کر اس میں حصہ لیں میرا تجربہ ہے کہ پہلے پہلے لوگ بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ لیکن بعد میں جا کر ان کا

اخلاص قابل رشک ہو جاتا ہے

کیونکہ جب کوئی شخص نیکی کی طرف قدم اُٹھاتا ہے تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی مدد کرتے ہیں۔ میں نے کئی لوگ ایسے دیکھے ہیں۔ کہ ابتداء میں انہیں ایک دھیلہ چندہ دینا بھی بوجھ نظر آیا۔ لیکن بعد میں انہوں نے اتنی بھاری رقوم چندہ میں دیں۔ کہ رشک پیدا ہوتا تھا۔ کہ انہوں نے کس کس طرح اپنے پیٹ کاٹ کاٹ کر چندے دیئے ہیں۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ کوئی شخص ایسا نہ رہے۔ جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ اگر ہماری نئی نسل میں کوئی عورت یا کوئی مرد ایسا نہ رہے۔ جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ تو ہمیں بہت بڑی کامیابی ہو سکتی ہے۔ ہم نے یہ شرط رکھی ہے۔ کہ تحریک جدید میں حصہ لینے والا کم از کم پانچ روپیہ چندہ دے۔ لیکن اگر کوئی ایک شخص پانچ روپیہ نہیں دے سکتا۔ تو ایک خاندان پانچ روپیہ دیدے۔ ایک خاندان پانچ روپیہ نہیں دے سکتا تو دو خاندان پانچ روپیہ دیدیں۔ دو خاندان نہیں دے سکتے۔ تو تین خاندان دیدیں۔ اگر جماعت کے

سارے کے سارے افراد

اس میں شامل ہو جائیں۔ تو ہماری جماعت اتنی ہے۔ کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ تعداد سے بہت زیادہ ہو سکتے ہیں۔ اگر پاکستان کی جماعت اڑھائی لاکھ کی بھی فرض کر لی جائے۔ اور ہر ایک خاندان چار چار افراد پر مشتمل سمجھ لیا جائے۔ تو ۶۲ ہزار کے قریب خاندان بن جاتے ہیں اور چونکہ بعض لوگ کم چندہ دیتے ہیں۔ اور بعض زیادہ۔ اس لئے اگر ہم فرض کر لیں۔ کہ ہر ایک خاندان دس روپیہ چندہ دے۔ تو چھ لاکھ سے زائد روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ

ہر شخص تحریک جدید میں حصہ لے

اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ جو آج پانچ روپیہ دیں گے۔ وہ پانچ روپیہ پر ہی نہیں ٹھہرے رہیں گے بلکہ ان میں سے بعض ایک وقت میں چالیس پچاس روپیہ تک پہنچ جائیں گے۔ پس میں پھر تحریک کرتا ہوں۔ کہ جماعت وعدوں کو عام کرے۔ اور پھر یہ بھی تحریک کرے۔ کہ ہر سال وعدوں میں زیادتی کی جائے۔ کمی نہ کی جائے۔ اس وقت ایک بہت بڑا طوفان آیا ہوا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت پر پردے ڈال دیئے گئے ہیں۔ اگر تمہارے سامنے وہ کتابیں رکھی جائیں یا تمہیں پڑھ کر سنائی جائیں۔ جو یورپ اور امریکہ میں اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں۔ تو

میں سمجھتا ہوں

کہ ایک سنگدل سے سنگدل مسلمان کی بھی چیخیں نکل جائیں۔ تم جس کی تعریف میں قصائد پڑھتے ہو جس پر تم دن میں کئی بار درود بھیجتے ہو۔ اسے کو نہایت حقیر رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اسے اس قسم کی گالیاں دی جاتی ہیں۔ کہ دنیا کے کسی ذلیل سے ذلیل انسان کو بھی وہ گالیاں نہیں دی جا سکتیں۔ تم ایک معمولی آدمی کو گالیاں دیتے دیکھ کر غصہ میں آ جاتے ہو۔ لیکن تم یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ اس شخص کے متعلق جسے تم اپنا ہادی۔ راہنما۔ آقا اور خدا کا فرستادہ سمجھتے ہو۔ لوگوں کو اتنی غلط فہمیاں ہیں۔ کہ مذہبی نہیں آخر سب لوگ پاگل تو نہیں ہو گئے۔ کہ وہ خواہ نخواہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان میں سے بھی اکثر میں حیاء اور شرافت پائی جاتی ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصل حالات اور سوانح سے ناواقف ہیں۔ سینکڑوں سال مسلمان غافل رہے اور دشمن آپؐ کی شکل کو لوگوں کے سامنے نہایت بھیانک صورت میں پیش کرتا رہا۔ اور اب ان کے دلوں میں یہ بات جاگزین ہو گئی ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانیت کے شدید دشمن ہیں۔ میں جب انگلستان گیا۔ تو مجھے ایک ڈاکٹر کے متعلق بتایا گیا۔ کہ وہ دہریہ ہے۔ اور مجھ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے ملاقات کا موقعہ دے دیا۔ اس نے دو چار باتیں کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہایت گندے الفاظ میں کیا۔ چونکہ میں نے اس سے بات کرنے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ اس لئے میں اسے برداشت کر گیا۔ لیکن دو چار فقروں کے بعد اس نے دوبارہ آپؐ کی ذات پر حملہ کیا۔ میں نے اسے توجہ دلائی۔ کہ تم نے یہ کہہ کر ملاقات کا وقت لیا تھا۔ کہ تمہارا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ تم صرف عقلی گفتگو کرنا چاہتے ہو۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ تم بلا وجہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ

کرتے ہو۔ یہ بات ٹھیک نہیں۔ اس شخص نے میری اس بات کا جواب نہ دیا لیکن دو چار باتوں کے بعد اس نے پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا۔ میں یہ جانتا تھا کہ اسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی نفرت نہیں۔ لیکن آپؐ کے جو حالات اس نے پڑھے ہیں۔ ان سے اس نے سمجھ لیا ہے کہ آپؐ انسانیت کو گرانے والے ہیں۔ اس کے رویہ کو دیکھ کر مجھے بھی غصہ آ گیا۔ اور میں نے جوابی طور پر مسیح ناصریؑ پر حملہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور مجھ سے کہنے لگا۔ کہ میں مسیح کے متعلق یہ باتیں نہیں سن سکتا۔ میں نے کہا تم نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ تمہارا عیسائیت سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن پھر تم مسیح کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے۔ تو کیا میں ہی اتنا بے غیرت ہوں۔ کہ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے کرتے جاؤ۔ اور میں خاموش رہوں۔ میں نے دو دفعہ تمہیں توجہ دلائی۔ کہ تم

مذہب کی ضرورت

کے متعلق بات کرو۔ بار بار بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے نہ کرو۔ لیکن چونکہ تم حملہ کرنے سے باز نہیں آئے۔ اس لئے میں نے سمجھ لیا۔ کہ عیسائی مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد تم سمجھتے ہو۔ کہ مسیح انسانیت کے ہمدرد تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ انسانیت کے بڑے دشمن ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ کچھ ہو۔ میں مسیح کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتا۔ میں نے کہا اگر تم دہریہ ہو کر مسیح علیہ السلام کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے۔ تو میں مسلمان ہو کر محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف باتیں کیوں سنوں۔ اگر تم نے دوبارہ میرے آقا کی شان میں کوئی نازیبا لفظ استعمال کیا۔ تو میں بڑی سختی سے تمہارے مسیح پر حملہ کروں گا۔ اس پر اس نے بات ختم کر دی۔ اور چلا گیا

اس واقعہ سے

تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ وہ لوگ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی سے بھرے ہوئے ہیں۔ جنہیں عیسائیت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ دہریہ ہیں اور مذہب سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ وہ محض اس وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں۔ کہ بچپن سے ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی گئی ہے۔ کہ نعوذ باللہ دنیا اور انسانیت کے بدترین دشمن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ اس بغض کو نکالنا آسان بات نہیں اس لئے بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے جو یورپین لوگ مسلمان بھی ہو جاتے ہیں۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈالنے میں کافی عرصہ لگ جاتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اور آپ کو خدا تعالیٰ نے جو شان عطا فرمائی ہے۔ وہ مسیح علیہ السلام کو عطا نہیں فرمائی کیونکہ لکیر کا بدلنا آسان ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی کو ان کے ذہنوں سے نکالنا بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے جتنی قربانی بھی کی جائے کم ہے۔ پس تم

اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو

اور اپنی قربانی کو اس کے مطابق بنا دو۔ تا تمہارے

کاموں میں برکت ہو۔ جو ہدف اور مقصد تم نے اپنے سامنے رکھا ہے۔ وہ بہت بڑا ہے۔ تم سمجھتے ہو۔ کہ کسی ملک میں مبلغ بھیج دیا۔ تو کام ہو گیا۔ لیکن تم یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس کے پاس تبلیغ کے لئے کتنا وقت ہے۔ اتنے وسیع ملک میں وہ اکیلا کیا کر سکتا ہے۔ مثلاً امریکہ کی آبادی سولہ کروڑ کی ہے۔ اور وہاں ہمارے صرف چار مبلغ ہیں۔ اب چار کروڑ میں ایک مبلغ کیا کر سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں کوئی دیہاتی مبلغ بھیجا جاتا ہے اور پھر اسے کسی اور گاؤں میں بھیجا جاتا ہے۔ تو گاؤں والے شور مچا دیتے ہیں کہ ہمیں مبلغ کی ضرورت تھی۔ اسے واپس کیوں بلایا گیا ہے۔ حالانکہ اس گاؤں کی آبادی چار پانچ سو ہوتی ہے۔ پھر تم چار کروڑ میں ایک مبلغ بھیج کر کیسے خوش ہو جاتے ہو۔ چار کروڑ میں ایک مبلغ تب ہی کوئی مفید کام کر سکتا ہے۔ جب وہ ایک سے دو ہو جائیں۔ دو سے چار ہو جائیں۔ چار سے آٹھ ہو جائیں۔ آٹھ سے سولہ ہو جائیں۔ سولہ سے بتیس ہو جائیں۔ بتیس سے چونسٹھ ہو جائیں۔ اور چونسٹھ سے سو ہو جائیں۔ اور سو سے دو سو ہو جائیں۔ تب تو ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ اس ملک میں کوئی حرکت پیدا ہو گی۔ اور چاہے نتیجہ زیادہ شاندار نہ ہو۔ لیکن لوگ یہ تو سمجھیں گے۔ کہ جماعت اشاعت اور ترقی اسلام کے لئے قربانی کر رہی ہے۔ لیکن اصل کام ہم تبھی کر سکتے ہیں جب ہمارے پاس کافی تعداد میں لٹریچر ہو۔ ہمارے ایک مبلغ کے پاس سینکڑوں کتابیں ہوں۔ تا لوگ وہ کتابیں اپنے گھروں میں لے جا کر پڑھ سکیں۔ کوئی انسان چاہے کتنا ہی مصروف ہو۔ گھر میں اسے کچھ نہ کچھ فارغ وقت مل سکتا ہے لیکن ایسی فراغت کی گھڑیاں بہت کم ملتی ہیں۔ کہ وہ کسی مبلغ کے پاس جا کر گھنٹہ دو گھنٹے تک اس کی باتیں سن سکے۔ پس ہمارے مبلغ تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جب ہم انہیں

کافی تعداد میں لٹریچر

دیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لٹریچر کے مطالعہ سے بعض نئے شبہات پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن کا ازالہ ضروری ہوتا ہے۔ اس کے لئے مبلغ کی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ جو زبانی طور پر ان اعتراضات کے جوابات دے۔ اگر کوئی قوم صرف لٹریچر پر ہی اپنی بنیاد رکھ لیتی ہے۔ تو یہ اس کی بہت بڑی غلطی ہوتی ہے۔ مشنری کا ہر ملک میں ہونا ضروری ہے۔ لیکن جب تک لٹریچر نہ ہو۔ وہ مشنری اپنا کام وسیع نہیں کر سکتا۔ وہ دس بیس آدمی اپنے گرد اکٹھے کرے گا۔ لیکن کروڑوں کی اصلاح اس سے نہیں ہو سکے گی۔ کروڑوں کی اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ لٹریچر بڑی تعداد میں شائع کیا جائے۔ اور اسے ملکوں میں پھیلایا جائے۔ اور پھر ہر ملک میں مشنری موجود ہوں۔ جو ان لوگوں کے شبہات کا ازالہ کریں۔ اور اسلام کے مسائل انہیں سمجھائیں

امریکہ کی آبادی

۱۶ کروڑ کی ہے۔ فرض کرو وہاں ایک لاکھ شہر اور قصبات ہیں۔ تو اب اگر ہر شہر اور قصبے میں ہمارا ایک آدمی ہو۔ تب تو کوئی حرکت پیدا ہو سکتی ہے اگرچہ مبلغین کی یہ تعداد بھی کافی نہیں۔ لیکن اگر دو دو ہزار میل پر مبلغ بیٹھا ہو۔ اور اس کے پاس لٹریچر بھی نہ ہو۔ تو لوگوں کی توجہ اس کی طرف کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم تو ابھی تک ابتدائی کام بھی نہیں کر سکے۔ لیکن اصل کام یہ ہے۔ کہ ہم لٹریچر کو تمام دنیا میں پھیلا دیں۔ تا کہ مخالفین کے حملوں کا جواب دیا جا سکے۔ لٹریچر کا اس قدر اثر ہوتا ہے۔ کہ

ہمارے ایک مبلغ

ابھی سوئٹزرلینڈ سے آئے ہیں۔ وہ مجھے ملنے کے لئے آئے۔ تو میں نے ان سے پوچھا۔ کہ ان کی کوششوں کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ انہوں نے کہا۔ آدمی تو بہت تھوڑے ہماری جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ یعنی ابھی تک صرف دس بارہ آدمی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ مگر ہم اصل کام اس کو نہیں سمجھتے۔ بلکہ اصل کام ہم اس کو سمجھتے ہیں۔ کہ پہلے یورپین لٹریچر میں خلاف اسلام باتیں شائع ہو جاتی تھیں۔ قرآن کا کوئی جواب دینے والا نہیں ہوتا تھا۔ پھر ایک وقت آیا۔ کہ ہم ان باتوں کی اصلاح کرنے لگے۔ لیکن کوئی اخبار ہمارا مضمون شائع نہیں کرتا تھا۔ لیکن اس اخبار تک یہ خبر ضرور پہنچ جاتی تھی۔ کہ اس ملک میں اسلام کے حق میں لکھنے والے بھی موجود ہیں۔ لیکن اب

اس حد تک کامیابی

ہو چکی ہے۔ کہ اخبارات ہمارے جوابات بھی شائع کر دیتے ہیں۔ اور یہ اخبار لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں۔ اسی طرح ہماری آواز لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے۔ بلکہ اب اخبارات اسلام سے تعلق رکھنے والے مضامین اشاعت سے پہلے ہمارے پاس بھیج دیتے ہیں۔ کہ آپ اگر کوئی رائے دینا چاہیں۔ تو دے دیں۔ غرض دس بارہ آدمیوں کا مسلمان ہو جانا تو کوئی بڑی کامیابی نہیں۔ اصل کامیابی یہ ہے۔ کہ ملک کے رہنے والوں کو یہ پتہ لگ گیا ہے کہ اگر یہاں اسلام کے مخالف موجود ہیں۔ تو اس کے مؤید بھی ہیں چاہے وہ کتنی کم تعداد میں ہی موجود ہیں۔ لیکن اگر لٹریچر پھیل جائے۔ تو اس سے بھی زیادہ اثر ہو۔

پس

تحریک جدید کوئی معمولی ادارہ نہیں

بلکہ اسلام کے احیا کی کوششوں میں سے ایک زبردست کوشش ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور یہ ہمیشہ زندہ رہے گا جب تک قرآن کریم موجود ہے۔ اس وقت تک اسلام بھی باقی رہے گا کیونکہ قرآن اسلام ہے۔ اور اسلام قرآن ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ یہ چیز جو ظاہر میں موجود ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بھی پیدا ہو جائے۔ دلوں میں جو تعلیم موجود ہو۔ بہت زیادہ اثر کرنے والی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ کہ جب کفار قرآن کریم کی تعلیم کو دیکھتے ہیں۔ تو پاتے ہیں۔ کہ یہ تعلیم ان کے ہاں بھی ہوتی۔ اور وہ خواہش کرتے ہیں۔ کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ اور یہ خیالات ان کے بھی ہوتے۔ گویا قرآن کریم کے دوست کفار میں بھی تھے۔ اور وہ دوست ان کے دماغ تھے وہ قومی تنافر اور بغض کی وجہ سے مسلمانوں سے لڑتے تو تھے۔ لیکن ان کے دماغ کہتے تھے۔

بات وہی سچی ہے

جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتے ہیں یعنی قرآن کریم میں ظاہر ہیں تو اب بھی زندہ موجود ہے لیکن جو قرآن لوگوں کے دماغ میں آتا۔ وہ اب موجود نہیں۔ اب

دماغوں میں غلط خیالات

بس گئے ہیں۔ اگر ہم لٹریچر زیادہ تعداد میں شائع کریں۔ تو پھر اسلام آہستہ آہستہ پھیلے گا۔ اس کا یہ نتیجہ ضرور نکلے گا۔ کہ چاہے ملک میں ۱۶ کروڑ دشمن موجود ہوں۔ لیکن جب ہم اپنی آواز اٹھائیں گے۔ تو وہ اس کے کسی نہ کسی ذریعہ ان کے اعتراضات اور شبہات دور ہو چکے ہوں گے۔ وہ یہ کہیں گے۔ کہ بات وہی ٹھیک ہے۔ جو مسلمان کہتے ہیں۔ یہ جو چیز ظاہر میں نا ممکن

قانون قدرت کے ماتحت

ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ممکن ہے۔ کیونکہ اس کے ذرائع موجود ہیں۔ ہم نے ان ذرائع کو استعمال کرنا ہے۔ اگر ہم ایسا کرنے میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ تو یہ غفلت ہمارے ذمہ لگے گی۔ خدا تعالیٰ کے ذمہ نہیں لگے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن ہم اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے انہیں استعمال نہیں کرتے۔

ضروری اعلان

بطور یاد دہانی اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کے اسماء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خاص طور پر دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

(۱) جو عہدیداران جماعت و خدام الاحمدیہ اپنی جماعت کے وعدہ ہائے تحریک جدید سال نو کی فہرستیں ۳۱ جنوری تک مرکز میں بھجوا دیں گے۔

(۲) جو عہدیداران جماعت اپنی جماعت کا آخر دسمبر تک کا چندہ سو فی صدی ارسال فرمائیں گے۔

(۳) جو غیر موصی بقایا دار سال حال کا آخر دسمبر تک کا تدریجی بجٹ ادا کرتے ہوئے باقاعدگی کا وعدہ فرمائیں گے۔ بقایا کی صرف اتنی رقم باقی رہنے دی جائے گی۔ جتنی رقم جماعت کے نزدیک بقایا دار ادا کر سکیں گے۔ بقیہ بقایا غیر موصی احباب کا ترک کر دیا جائے گا۔

(۴) بقایا دار موصی احباب جو بقایا کے متعلق انتظام کریں۔ اور سال حال کا تدریجی بجٹ تا آخر دسمبر پورا ادا فرما دیں۔

نوٹ:۔ دعا کی فہرست بھجوانے کے لئے احباب کی اطلاعات کا انتظار فروری تک کیا جائیگا۔ (وکیل المال و ناظر بیت المال)

بنگال و اڑیسہ کا دورہ } مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال بنگال اور اڑیسہ کی جماعتہائے احمدیہ کے دورہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ خود ہر جماعت کو اپنے پروگرام سے مطلع کر دیں گے۔ امید ہے احباب ان سے پورا تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے (ناظر بیت المال)

اگر ہم نے چند ایک اور مشن قائم کر لئے تو بیک وقت ہم پوری دنیا تک اپنی آواز پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے

تحریک جدید کی اہمیت

ربوہ ۲۷ دسمبر۔ حضور نے احباب کو تحریک جدید کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ دوستوں کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جوں جوں ہمارا کام بڑھے گا لازماً ہمارا بوجھ بھی بڑھتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد اتنا عظیم الشان کام کیا ہے کہ کم از کم موجودہ زمانہ میں دنیا کے پردے پر اس کی کوئی مثال موجود نہیں۔ اور جب کام اتنا بڑا ہے۔ تو لازماً تمہارے فرائض اور بوجھ بھی اتنے ہونے چاہئیں۔ جن کی مثال نہ مل سکے۔ سچی بات یہ ہے کہ تم جتنا بھی چندہ دیتے ہو اتنا ہی اپنے آپ کو زیادہ چندہ دینے پر مجبور کرتے ہو۔ کیونکہ تمہارے چندے سے نئے مشن کھولے جائیں گے۔ اور ان مشنوں کے قیام کے بعد ان کے لئے اخراجات اور مزید لٹریچر کی ضرورت پڑے گی۔ جو بہر حال تمہارے چندے سے ہی پوری ہوگی۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ جوں جوں کام بڑھتا جائے گا۔ چندہ بھی اُسی نسبت سے بڑھتا چلا جائے گا۔

فرمایا تم میں سے بعض یہ سمجھتے ہیں۔ اور بعض تو زبان پر بھی یہ بات لے آتے ہیں کہ چندے کے بوجھ کو بڑھایا جا رہا ہے۔ لیکن جب میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو مجھے اس امر پر بھی یقین ہے کہ خلیفہ کوئی ایسی بات پیش نہیں کر سکتا۔ جسے پورا نہ کیا جا سکے۔ یہ الگ بات ہے کہ تم اپنی غفلت کی وجہ سے پورا نہ کرو۔ مگر جو کام خلیفہ تمہارے سامنے پیش کرتا ہے وہ تمہارے لئے ناممکن نہیں ہو سکتا۔ اور تمہاری طاقت سے باہر نہیں ہو سکتا

ہمارا تبلیغی نظام

حضور نے جماعت کے تبلیغی نظام پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اب ہمارا تبلیغی نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے رنگ میں قائم ہو گیا ہے۔ کہ اگر ہم نے چند ایک اور مشن قائم کر لئے۔ تو ان کے ذریعے بیک وقت پوری دنیا تک ہم اپنی آواز پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس کے بعد صرف اس امر کی ضرورت رہ جائے گی کہ ہم اپنے مشنوں کو لٹریچر مہیا کریں اور اہم ممالک میں مساجد تعمیر کر دیں اگر ہم اس کام میں کامیاب ہو جائیں تو پھر دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اب اسلام سنجیدگی کے ساتھ عیسائیت کے مقابل پر آ گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ اسلام کو سربلند کرے گا

حضور نے فرمایا ایک زمانہ وہ تھا۔ جب دنیا میں اسلام کی آواز کو پھیلانے والا۔ دنیا میں اس کی اشاعت کرنے والا کوئی بھی نہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور صرف تمہارے ذریعے اسلام کو دوبارہ دنیا میں سربلند کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اور تم ہی وہ جماعت ہو جو ان برکات کی حامل ہوگی۔ جو اسلام کی خدمت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ عطا فرمایا کرتا ہے۔ اس وقت جس رنگ میں تمہاری کوششوں اور قربانی کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا سامان ہو رہا ہے وہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ روز بروز تم کامیابی سے قریب در قریب سے قریب تر ہوتے جا رہے ہو۔

یہ آگے بڑھنے کا وقت ہے

حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اس کا دیباچہ اور اسلام کی تائید میں جو دیگر لٹریچر ہماری طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ وہ یورپ میں نہایت خوشگوار اثر پیدا کر رہا ہے۔ اس وقت تک جو رپورٹیں ہمیں مل رہی ہیں۔ وہ یہی ہیں۔ کہ اب اسلام کے شدید سے شدید دشمن بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ اسلام ایسے رنگ میں حملہ آور ہوا ہے۔ کہ اس کا رد کئے بغیر کوئی چارہ نہیں حضور نے بتایا کہ ۱۹۱۷ء میں یعنی آج سے سینتیس ۳۷ برس قبل جبکہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا پہلا پارہ ہم نے شائع کیا تھا۔ دو عیسائی قادیان آئے۔ واپس جا کر انہوں نے لکھا کہ اسلام اور عیسائیت کی آئندہ جنگ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے قصبے قادیان میں لڑی جائے گی یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ جب کہ ابھی دنیا تمہارے وجود کو جانتی نہ تھی۔ اور یورپ میں تمہارے مشن نہ ہونے کے برابر تھے۔ مگر آج یہ کیفیت ہے کہ دنیا تمہارے نام سے اور تمہارے کام سے واقف ہو چکی ہے اور تمہارے مشنوں کا ایک وسیع جال دنیا بھر میں پھیل چکا ہے۔ اب تم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے مقام پر پہنچ چکے ہو۔ جبکہ تم دنیا میں متعارف ہو چکے ہو۔ ایسے مقام پر پہنچ کر اگر تم نے قدم پیچھے ہٹایا تو یہ انتہائی قابل افسوس امر ہوگا۔ یہی تو آگے بڑھنے کا وقت ہے اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں سال بعد تمہارے لئے ایک خاص عزت برکت اور رحمت حاصل کرنے کا موقع پیدا فرمایا ہے۔ اگر تم نے اس موقع سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ تو یہ انتہائی بدقسمتی ہوگی۔

تبلیغ اسلام سب سے مقدم اور اہم کام ہے

حضور نے فرمایا۔ میں خصوصیت سے نوجوانوں کو تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور ان سے امید کرتا ہوں کہ جہاں وہ اپنے ملک میں خدمتِ خلق کا اعلیٰ مظاہرہ کریں گے۔ غیر بھی ان پر رشک کریں وہاں وہ تحریک جدید کے ذریعہ دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کے کام میں بھی اپنا قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اسلام کی تبلیغ کا کام سب سے بڑا سب سے اہم اور سب سے مقدم ہے۔

یہ درست ہے کہ آج دوست اور دشمن کوئی بھی یہ قیاس نہیں کر سکتا۔ کہ دنیا میں اسلام غالب آ سکتا ہے۔ یا یہ کہ ربوہ سے وہ لوگ نکل سکتے ہیں۔ جو نیویارک اور لندن میں جا کر باطل کی اینٹ سے اینٹ بجانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن ہم جانتے ہیں۔ اور صاحب البصیرت جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر یہ قابلیت اور لیاقت رکھی ہے۔ کہ تم اس عظیم الشان کام کو سرانجام دے سکو۔ اور اب تو خود وہ لوگ بھی اس امر کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ٹوئن بی (Toynbee) اس زمانہ کا ایک مشہور عالمی مؤرخ ہے۔ اس کی قابلیت اور شہرت اتنی ہے کہ اب اسے گبن کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ اس نے اپنی تاریخ کی ایک کتاب میں جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے یہ لکھا ہے کہ تاریخ عالم کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بسا اوقات انقلاب ایسی جگہ سے رونما ہوا کرتا ہے۔ جس کا پہلے وہم و گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے بعد اس نے احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ (اگرچہ اس نے ساتھ بہائیت کا بھی ذکر کیا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ غلطی سے اسے بھی اسلام کی ایک شاخ سمجھتے ہیں) اور اس امکان کا اظہار کیا ہے۔ کہ کوئی عجب نہیں۔ کہ آئندہ چل کر احمدیت ہی ساری دنیا پر غالب آ جائے۔

حضور نے فرمایا۔ پس آج نہ صرف ہمیں بلکہ غیروں کو بھی تمہاری کامیابی کا امکان نظر آنے لگ پڑا ہے۔ اور اگر تم ہمت اور استقلال کے ساتھ اسلام کی خدمت کرتے چلے جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ضرور تمہیں باطل کو شکست دینے کی توفیق دے گا۔ مجھے تعجب ہوتا ہے۔ ان نوجوانوں پر جو اس کام کے لئے چند پیسوں کی قربانی سے بھی ہچکچاتے ہیں۔ خدا کی قسم یہ کام تو اتنا عظیم الشان ہے کہ اس کی خاطر اگر اپنے بیوی بچوں کو بھی ذبح کرنا پڑے۔ تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا چاہیئے۔

پس میں پھر نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ کہ وہ قربانی کے میدان میں یہ ثابت کر دیں۔ کہ ان کا قدم پیچھے کی طرف نہیں بلکہ آگے بڑھ رہا ہے۔ بے شک کچھ عرصہ کے لئے مسلسل قربانی کرنی پڑے گی۔ اور مصائب بڑھتے جائیں گے۔ لیکن آئندہ وقت آ جائے گا۔ جبکہ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتریں گے۔ اور وہ کہیں گے۔ کہ بس اب تمہارا امتحان ہو چکا۔ اب اللہ تعالیٰ کی نظر میں تم اسلام کی شان کو دنیا میں قائم کرنے والے قرار پا چکے ہو۔ (باقی)

خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

اے نونہالانِ جماعت!

یوں تو ہر قوم کا مستقبل اس کے نوجوانوں کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے لیکن ہمارے مقدس امام نے اب خاص طور پر نوجوانانِ احمدیت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ میدانِ عمل میں اتریں اور سو فیصدی نوجوانوں سے تحریک جدید کے وعدے لیں سو میں مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو توجہ دلاتا ہوں کہ:-

(۱) قلیل سے قلیل مدت میں وہ تمام نوجوانوں سے سال نو کے تحریک جدید کے وعدے لیکر ارسال کریں

(۲) وہ وعدے ارسال کرتے ہوئے یہ تحریر کریں کہ کوئی خادم شامل ہونے سے رہ تو نہیں گیا۔

(۳) ہر ایک خادم سے یہ وعدہ بھی لیں کہ اپنے وعدہ کی تاریخ ادائیگی کیا ہوگی اور پھر وصولی کیلئے کوشاں رہیں

نوٹ۔ تمام مجالس یہ یاد رکھیں کہ ان میں سے صرف انہیں مجالس میں سے کسی کو علم انعامیہ کا مستحق سمجھا جائیگا جنہوں نے اپنے خدام کے سو فیصدی وعدے حاصل کر کے بھیجے ہونگے نیز اس بارہ میں خاص کوشش کرنیوالی مجالس اور عہدیداروں کے اسماء حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے ارسال کئے جائیں گے۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

> ## قومی زندگی اور بدر
>
> حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال جلسہ سالانہ پر فرمایا ہے کہ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہے۔ ضروری ہے کہ احباب بدر کی زندگی کو برقرار رکھیں۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا فرمائیں۔ غیر مسلم اور غیر احمدی احباب کے نام اخبار جاری کروائیں۔ تین ماہ کے لئے صرف ایک روپیہ دس آنے خرچ ہوں گے۔
>
> **مینیجر بدر**

اس امر کو ہمیشہ ملحوظ رکھو کہ دین کی اصل جڑ محبت الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

ربوہ ۲۷ دسمبر۔ تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر شروع فرمائی تقریر کے آغاز میں حضور نے اپنی علالت طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گو میں ایک حد تک تقریر کرنے کی کوشش کروں گا تاہم دوست اس امر کو مدنظر رکھیں کہ اب میری حالت ایسی نہیں ہے کہ میں زیادہ دیر تک بول سکوں۔

ملاقات کے متعلق ہدایات

پھر حضور نے اس امر پر اظہار افسوس فرمایا کہ بار بار نصیحت کرنے کے باوجود جلسے پر تشریف لانے والے بہت سے احباب حضور سے ملاقات کے وقت حضور کی ارشاد فرمودہ ہدایات کو پوری طرح ملحوظ نہیں رکھتے جس کی وجہ سے نہ صرف وہ خود جلسے کی برکات اور ملاقات کے فوائد سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ حضور کی صحت پر بھی اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ حضور نے فرمایا مرد اب ایک حد تک احتیاط کرتے ہیں۔ لیکن عورتیں تعلیم و تربیت کی کمی کی وجہ سے بہت کم احتیاط کو ملحوظ رکھتی ہیں۔ زیادہ کوفت اس لئے ہوتی ہے۔ کہ جماعت کے قیام پر ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ اور بار بار انہیں سمجھایا جاتا ہے لیکن پھر بھی جیسی تربیت چاہیئے ویسی نہیں ہوئی۔ پس میں ایک دفعہ پھر دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں بالخصوص مستورات کو کہ وہ ملاقات کے وقت پوری تنظیم کا ثبوت دیا کریں ملاقات وقت معین کے اندر ختم کرنے اور گرد و غبار کو کم کرنے کی کوشش کیا کریں۔ تا میری صحت پر بُرا اثر نہ پڑے۔ تربیت کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

انتظامات جلسہ سالانہ

پھر حضور نے انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلے میں بعض شکایات کا تدارک کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا ہمارے ہاں کئی امور کا انتظام ہر سال نئے سرے سے کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان امور پر غور کر کے اصولی طور پر ان کا فیصلہ کر لینا چاہیئے تاکہ ہر سال نئے سرے سے ہمیں غور نہ کرنا پڑے۔ اور پچھلے تجربات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

مستورات سے خطاب

اس کے بعد حضور نے مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اس سال مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی فراہمی کو عورتوں کا ایک خصوصی فرض قرار دیا گیا تھا افسوس ہے کہ وہ جس تندہی سے پہلے ان کاموں کو کیا کرتی تھیں۔ اس سال اس میں کمی نظر آتی ہے۔ ان کا چندہ ۶۰-۶۵ ہزار کے قریب ہوا ہے۔ حالانکہ خرچ کا اندازہ ایک لاکھ دس ہزار سے بھی زیادہ کا ہے۔ اس سال عورتوں کو ۲۱ ہزار روپیہ جمع کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ مگر انہوں نے جمع صرف نو ہزار کیا ہے۔ اس میں ایک حد تک منتظمین کی سستی کا دخل بھی معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جن مستورات نے ربوہ کے مقامی ہال کی تعمیر کے لئے غیر معمولی چندہ دیا ہو۔ وہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کہ جس کا ثواب نسلاً بعد نسل انہیں ملتا رہے گا۔ چندہ نہ دیں۔ پس میں عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ مسجد ہالینڈ کے لئے مطلوبہ رقم جلد پوری کریں۔

پردہ کی پابندی

دوسری چیز جس کی طرف میں عورتوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ پردہ کی پابندی ہے۔ پرانے زمانے میں پردے کو اتنی بھیانک شکل دیدی گئی تھی۔ کہ وہ ایک طرح قید خانہ معلوم ہوتا تھا۔ ایسے پردے کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اسلامی تاریخ سے ایسے پردے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن اس زمانہ میں پردے کی اس بھیانک صورت کا ردعمل اس رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ کچھ پتہ ہی نہیں لگتا کہ پردہ آخر کس چیز کا نام ہے۔ عورتیں مردوں سے بھی زیادہ ترقی یافتہ ممالک میں آزادانہ پھرتی ہیں پھر وہ اسلامی پردے کی قائل کہلاتی ہیں۔ اگر اسلامی پردہ اسی کو کہتے ہیں۔ تو پھر پتہ نہیں بے پردگی کس کا نام ہے۔ آخر قرآن مجید میں جو پردے کا حکم ہے۔ اس کے کوئی نہ کوئی تو معنے ہوں گے۔ اگر اس کے کوئی معنے ہیں۔ تو بہرحال اسے مسلمانوں نے ہی پورا کرنا ہے۔

بے پردگی کا رجحان

حضور نے فرمایا۔ جو لوگ پردے کے شرعی پابند نہیں ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ ایک ہی دن پردے کے پوری طرح پابند ہو جائیں۔ مگر ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ اسلام کے نام پر نئی نئی رسمیں جاری کی جائیں اور سخت قسم کے پردے کے ردعمل کے طور پر عورتیں پردے سے بالکل ہی آزاد ہو جائیں جو لوگ ایک عرصہ سے پردہ چھوڑ چکے ہیں۔ انہیں بے شک پہلے آہستہ آہستہ پردے کی حکمت کے قائل کرو اور بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے مسائل میں بڑی بڑی حکمتیں ہوتی ہیں۔ لیکن جو لوگ محض اپنی دنیوی ترقی اور اعلیٰ طبقہ میں اپنے جھوٹے وقار کو قائم کرنے کے خیال سے اپنے گھروں میں بے پردگی کو رواج دے رہے ہیں۔ وہ یقیناً اپنے عمل سے کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کر رہے۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ فوجی افسروں کے طبقہ میں خصوصاً بے پردگی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ایک دن ایک عورت آتی ہے۔ اور وہ پردے کی پابند ہوتی ہے لیکن دوسرے دن اچانک پردہ غائب ہو جاتا ہے۔ اور پوچھنے پر بتایا جاتا ہے کہ فلاں کے عہدہ میں ترقی کا سوال درپیش تھا اس لئے پردہ چھوڑ دیا گیا حالانکہ بیوی کی بھیک سے ترقی کرنے کی کوشش ایک نہایت ذلیل بات ہے۔ میں اس کی طرف عورتوں کو خصوصاً اور مردوں کو عموماً توجہ دلاتا ہوں۔ آخر تم کیوں خیال کرتے ہو کہ پردہ تمہاری ترقی کی راہ میں روک ہے۔ یورپ والے دو ہی اعتراض پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ پردے سے صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔ اور دوسرا یہ کہ تعلیم حاصل نہیں کی جا سکتی۔ ہم نے اپنے ہاں عملاً ان دونوں اعتراضوں کا غلط ہونا ثابت کر دیا ہے ہمارے ہاں پردے کی پابندی کے باوجود لڑکے اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اور ان کی صحت پر بھی پردے نے کوئی بُرا اثر نہیں ڈالا۔

دین کی اصل جڑ محبت الٰہی اور محبت رسول ہے

فرمایا اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں دوست جب یہ عیب دیکھیں تو محبت ہوشیاری اور حکمت کے ساتھ اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ بے پردگی اختیار کرنے کا رواج بالعموم اعلیٰ طبقہ اور بڑے افسران میں ہوتا ہے۔ یہ لوگ پہلے ہی اپنے آپ کو ایک بڑے مقام کا سمجھ رہے ہوتے ہیں اس لئے اگر انہیں ذرا سی بھی ٹھیس لگے۔ تو ان کے گر جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ پس پیار اور محبت سے اس عیب کا ازالہ کرو سختی نہ کرو۔ اگر کرو گے۔ تو جو تھوڑی بہت وابستگی ان لوگوں کو اسلام کے ساتھ باقی ہے وہ بھی نہ رہے گی۔ اس امر کو ہمیشہ ملحوظ رکھو۔ کہ دین کی اصل جڑ محبت الٰہی اور محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اگر یہ قائم ہے تو باقی عیوب آہستہ آہستہ دور ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کم سے کم نیکی یہی ہے۔ کہ وہ پردہ اگر نہیں بھی کراتے تو کم از کم اس امر کا اعتراف ضرور کریں کہ ہے تو یہ اسلامی حکم مگر ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان میں نہ سہی کم از کم ان کی اولادوں میں پردے کے احترام کا احساس قائم رہے گا۔

عورتوں کے حقوق

اس کے بعد حضور نے احباب جماعت کو عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا افسوس ہے کہ ایک لمبے عرصے کی وعظ و نصیحت کے باوجود ابھی تک ہماری جماعت عورتوں کے حقوق پر پوری طرح کاربند نہیں ہوئی کثرت سے اس قسم کی شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ کہ خاوند اگر دوسری شادی کرتے ہیں تو پہلی بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اس کی معیشت کے سامان مہیا نہیں کرتے اخراجات نہیں دیتے۔ اور اس طرح نہ صرف اسے تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ اس کی اولاد بھی آوارہ ہو جاتی ہے اور یہ مرض اچھے اچھے مخلص گھرانوں میں موجود ہے اس ضمن میں مردوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مرد یاد رکھیں کہ عورت ایک مظلوم ہستی ہے۔ اس کے ساتھ محبت اور شفقت کے سلوک سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے بہتر سلوک کرتا ہے۔ خصوصاً طلاق اور خلع کے بارے میں مردوں کی طرف سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں ہوتا۔ وہ طلاق کے وقت ہزاروں بہانے مہر نہ دینے کے لئے بنانے ہیں۔ اسی طرح خلع میں باوجود اس کے کہ عورت اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہوتی ہے۔ پھر بھی مرد اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر عورت ساتھ رہنے پر رضامند نہیں۔ تو مرد کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ بہرحال مردوں کو اپنے رویہ میں اصلاح کرنی چاہیئے۔ ورنہ مرد اور عورتیں دونوں اس جنت سے محروم ہو جائیں گے۔ جو ان میں اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔

تازہ شائع کردہ لٹریچر

حضور نے سلسلے کے لٹریچر کی اشاعت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا اس سال شان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ کی ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ گو میں نے اسے دیکھا نہیں مگر کتاب لکھتے وقت انہوں نے اس کے مختلف مضامین اور عنوانات کے متعلق مجھ سے مشورہ کیا تھا۔ اور میرا اثر یہی ہے کہ یہ ایک اچھی کتاب ہے۔ اور اس زمانہ کے لحاظ سے مفید ثابت ہوگی ایک اور کتاب "حیات بقاپوری" ہے۔ جو مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی تصنیف ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیالات حالات اور فتاوٰی بھی درج کئے گئے ہیں۔ ایک حوالہ تو ایسا ہے۔ جس کی ایک عرصہ سے تلاش تھی۔ پس یہ بھی اچھی دلچسپ کتاب ہے۔ احباب کو ان دونوں کتابوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اس کے علاوہ مرکز میں دو کمپنیاں قائم کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ ہے۔ یہ کمپنی غیر ملکی زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ چنانچہ اس وقت ڈچ اور جرمنی زبان میں کمپنی کے اہتمام قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ انگریزی ترجمہ

قرآن مجید بھی شائع ہو رہا ہے۔ یہ لٹریچر غیر ممالک میں تبلیغ کا ایک اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ابھی دو لاکھ روپے کے حصص اس کمپنی کے قابل فروخت ہیں۔

دوسری کمپنی الشرکۃ الاسلامیہ ہے۔ جو اردو زبان میں یعنی پاکستان اور ہندوستان کے لئے لٹریچر شائع کر رہی ہے۔ اس نے حال ہی میں بہت سی کتابیں شائع کی ہیں۔ ایک کتاب نبیوں کا سردار ہے۔ دوسری کتاب دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی کے ایک حصہ پر مشتمل ہے۔ یہ ۳۲۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ پھر سیر روحانی کے موضوع پر میری تقریروں پر مشتمل ایک کتاب بھی شائع کی گئی ہے۔ تحقیقاتی عدالت میں ہماری طرف سے وحی و الہام کے متعلق جو اسلامی نظریہ پیش کیا گیا تھا اسے بھی کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ پھر ایک رسالہ معیار شناخت انبیاء شائع ہوا ہے اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بے نظیر لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی بھی ایک عرصہ کے بعد اب پھر شائع کیا گیا ہے۔ سید محمد سعید صاحب سلیم دار التجلیہ لاہور نے مودودی صاحب کے رسالہ قادیانی مسئلہ کا جواب شائع کیا ہے۔ اسی طرح ایک رسالہ محاسن کلام محمود شائع ہوا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ہمارے ایک نوجوان ادیب نے اس موضوع پر لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس امر کی پرواہ نہیں کی کہ دوسری مجالس میں اسے کیا کہا جائے گا۔ در اصل میرے اشعار میں زیادہ تر قرآن مجید کی مختلف آیات کی یا احادیث نبویؐ کی تفسیر و توضیح ہوتی ہے۔ گو کچھ ایسے حصے بھی ہوتے ہیں جن کا جذبات سے تعلق ہوتا ہے۔ لیکن بہت سی تصوف کی باتیں اور نکتے بھی ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے میرے اشعار پر غور کرنے کی بہت کم کوشش کی گئی ہے۔ اس رسالہ میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے بعض غلطیاں بھی ہیں۔ لیکن یہ اس نوجوان کی پہلی کوشش ہے۔ اور کتاب بہر حال اس موضوع پر ایک نئی اور مفید کتاب ہے۔ دوستوں کو چاہیئے سلسلے کے شائع کردہ اس لٹریچر کو خریدیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس زمانہ دونوں کمپنیوں کے حصص بھی خریدیں۔ یہ حصص خرید لئے تو گویا ہم خرما و ہم ثواب والی بات ہے۔

بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد کی تحریک

حضور نے مردوں کو بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کے لئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ان کے ذمہ ہالینڈ کی مسجد کا چندہ لگایا گیا تھا مسجد کے لئے تو زمین بھی خریدی جا چکی ہے۔ اور اس کی ایک تہائی رقم جمع بھی ہو چکی ہے۔ لیکن اب تک مردوں میں تک زمین کی قیمت بھی پوری نہیں ادا نہیں کر سکے کیونکہ اس وقت سستی زمین ملنے کا امکان ہے۔ لیکن روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ہم خریدنے سے معذور ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے مساجد کے چندہ کے لئے نہایت آسان طریق بتائے تھے۔ جن سے بغیر کوئی بار محسوس کئے دوست اس مد میں حصہ لے سکتے تھے۔ اور یہ طریق بھی خود دوستوں کے مشورہ سے تجویز کئے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طرف بھی کما حقہ توجہ نہیں ہے۔ حضور نے ان تجویزوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریک فرمائی کہ دوست شادی۔ بیاہ۔ ولادت۔ تنخواہوں میں ترقی وغیرہ کے مواقع پر اس مد میں چندہ دیا کریں اور اسی طرح ہر طبقہ کے افراد کے لئے جو دیگر طریق معین کئے گئے تھے۔ ان پر باقاعدگی کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کریں تاکہ جلد سے جلد ہم مساجد تعمیر کر سکیں۔ اور اس طرح دنیا کے اہم ممالک میں اسلام کے مراکز قائم کر کے اپنے لئے ابدی ثواب کے سامان پیدا کریں۔

حضور پر حملہ کا واقعہ

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ اب میں اس سال کے اس اہم واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے میری صحت پر بھی بعض اثر پڑا اور جماعت میں بھی گھبراہٹ اور تشویش پیدا ہوئی یعنی مجھ پر حملے کا واقعہ جس کے ذریعہ دشمن نے اپنی طرف سے تو گویا مجھے ختم ہی کر دیا تھا۔ لیکن کہتے ہیں جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ دشمن کے ارادوں کو ناکام کر دیا۔ الحمد للہ

احمدیت اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے، جسے بہر حال بڑھنا ہے

اس کے بعد حضور نے حملے کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ اور بتایا کہ ۱۰ر مارچ ۱۹۵۴ء کو کس طرح عصر کے وقت حملہ ہوا اور کپڑے خون سے بھر گئے۔ پھر کس طرح زخم کا اپریشن ہوا۔ اور علاج کے باقی مراحل طے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی۔ والحمد للہ

حملے کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ بہر حال ایک بلا آئی اور ٹل گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس سے محفوظ رکھا۔ مگر میں اس موقعہ پر یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جو بھی واضح ہوا حملہ کرنے والے کی نیت بہر حال مجھے مارنے کی اور نہ صرف مجھے مارنے کی بلکہ احمدیت کو مارنے کی تھی۔ اور یہ میرا نہ ہی فرض ہے کہ اس موقعہ پر میں یہ دنیا کو بتادوں کہ احمدیت کا میری زندگی پر انحصار نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ آئے اور فوت ہو گئے۔ دشمن نے سمجھا کہ اب احمدیت ختم ہو گئی۔ لیکن اس کا یہ خیال غلط نکلا۔ اور احمدیت قائم رہی اور ترقی کرتی چلی گئی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگوں نے سمجھا کہ احمدیت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وجہ سے قائم ہے۔ لیکن آپ بھی وفات پا گئے۔ اور سلسلہ پھر بھی ترقی کرتا چلا گیا پھر سلسلے کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ میں دی۔ دشمن نے گمان کیا کہ بھلا یہ بچہ کیا کر سکے گا۔ آج نہیں تو کل یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ لیکن وہ بچہ آج بوڑھا ہو رہا ہے۔ مگر احمدیت کا قدم جوانی کی طرف گامزن ہے۔ پس احمدیت کی ترقی کا تعلق یا انحصار کسی انسان پر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے بہر حال بڑھنا اور ترقی کرنا ہے۔ اور اس کی شاخیں زمین سے آسمان تک پہنچتی چلی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ (نعرہ ہائے تکبیر)

ایک بہت بڑا نشان

حضور نے فرمایا۔ اس واقعہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑا نشان بھی ظاہر فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام "فضل عمر" بھی ہے۔ لوگ اکثر اس الہام کو پیش کیا کرتے تھے لیکن اس کا عملی ظہور اس واقعہ کے ذریعہ ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ ظہور تمہارے ذریعہ سے نہیں بلکہ تمہارے دشمن کے ذریعہ فرمایا ہے۔ مجھے جو خلیفہ بنایا گیا تو یہ تمہارے ہاتھ کا فعل تھا۔ یہ درست ہے کہ ہمارے عقیدے کے مطابق خلیفہ خدا ہی بنایا کرتا ہے۔ اور اسی نے مجھے بھی خلیفہ بنایا۔ لیکن اس نے بہر حال یہ کام تمہارے ذریعہ سے کرایا۔ اور جس کام میں انسانوں کے ہاتھ کا دخل نظر آتا ہو اسے دشمن کے سامنے بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا مگر فضل عمر کے الہام کے پورا ہونے کا تعلق تم سے نہیں بلکہ دشمن کے ساتھ تھا۔ کیونکہ مجھ پر حملہ کرنے کا فعل ایسا ہے جو تم کر ہی نہیں سکتے تھے۔ پس الہام کو پورا کرنا تمہارے اختیار میں نہ تھا بلکہ مخالف کے اختیار میں تھا۔ چنانچہ اسی کے ذریعہ یہ پورا ہوا۔ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا عین اسی دن مجھ پر حملہ ہوا۔ جس طرح ان پر ایک غیر عقیدہ رکھنے والے نے حملہ کیا۔ اسی طرح مجھ پر بھی عقائد کا اختلاف رکھنے والے شخص نے حملہ کیا۔ جس طرح ان پر مسجد میں اور نماز کے وقت پیچھے سے آکر حملہ کیا گیا۔ اسی طرح یہاں ہوا۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ حضرت عمرؓ پر فجر کے وقت حملہ ہوا۔ اور مجھ پر عصر کے وقت۔ لیکن تم تفاسیر اٹھا کر دیکھ لو۔ ان میں فجر اور عصر دونوں نمازوں کو صلوٰۃ وسطیٰ قرار دیا گیا ہے گویا اس لحاظ سے بھی مشابہت موجود ہے

اب دیکھ لو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو تمہارے اختیار سے باہر تھیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے دشمن کے ذریعہ اس الہام کو پورا کیا۔ اور ایسے رنگ میں پورا کیا۔ کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ میری مشابہت کو بالکل واضح کر دیا۔ فرمایا اس حملہ کے ذریعہ نہ صرف فضل عمر کا الہام پورا ہوا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ رویا بھی پوری ہوئی جس میں آپ نے فرمایا کہ میں نے محمود کے کپڑوں کو خون آلود دیکھا۔ اسی طرح اس حملہ کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک رویا میں قبل از وقت دے دی تھی۔ اس رویا میں میں نے دیکھا تھا کہ گویا میں تحقیقاتی عدالت میں ہوں اور وہاں مجھ پر پیچھے سے حملہ کیا گیا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اس حملہ کے ذریعہ احمدیت کا واضح نشان ظاہر فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا۔ اس واقعہ کے نتیجہ کے طور پر جماعت نے ایک خاص چندہ جمع کرنے کا بھی فیصلہ کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ جس نسبت سے یہ چندہ جمع ہونا چاہیئے تھا۔ اس نسبت سے جمع نہیں ہو رہا۔ دوستوں کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے (باقی)

بقیہ صفحہ نمبر ۱

اس وقت متعدد مبلغین ملک میں کام کر رہے ہیں۔ مگر اخراجات کی تنگ دامنی ان کی وسیع مساعی میں روک بن رہی ہے۔ آج اشاعت کا زمانہ ہے۔ ایسے ایسے سامان ہو چکے ہیں۔ کہ ایک ایک آدمی ہزاروں اور لاکھوں تک اپنی آواز کم سے کم اوقات میں پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے صرف ایک چیز کی ضرورت ہے اور وہ ہے

"پیسہ"

مگر یہ چیز بھی آپ کی قربانی اور اخلاص سے باسانی فراہم ہو سکتی ہے صرف اپنے اندر تبدیلی کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت اور تعلق کو بڑھانے کے ساتھ ہی ہے

بس جب بھو! ۱۲ر فروری گذر گئی اور ہمیں بیعت کے الفاظ کی یاد تازہ کرا گئی۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ ہم میں سے کون اس پر عمل کرتا ہے اور عملی رنگ میں یہ ثابت کر دیتا ہے۔ کہ اس نے فی الواقعہ:—

"دین کو دنیا پر مقدم کیا"!!

ایک پارٹی سردار ست نام سنگھ صاحب میونسپل کمشنر قادیان کی طرف سے چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور انکے بہت سے ساتھیوں کے اعزاز میں بھی مورخہ ۲۹/۱۲/۵۴ کو ۴ بجے شام دعوت چائے دی گئی۔ سردار آتما سنگھ صاحب اور سردار ست نام سنگھ صاحب نے گذشتہ سال بھی پاکستانی قافلہ میں سے بہت سے احباب کے اعزاز میں دعوت چائے دی تھی۔ اور دوران سال میں دو تین مرتبہ معززین جو باہر سے قادیان آتے ہیں انہیں چائے پر مدعو کر کے جماعت سے عمدہ تعلقات کا ثبوت دیتے رہے ہیں ٭

چندہ "سفر امریکہ"

میں

وصولی بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۵۴ء کی فہرست

کونسا احمدی ہے جو اس امر میں قلبی مسرت نہ محسوس کرے گا کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جیسا بابرکت وجود علاج کے لئے سفر امریکہ اختیار کرے اس میں وسعتِ تبلیغ کے بھی لا متناہی دروازے کھل جائیں گے۔ حضور کے ہمراہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے عملہ کا جانا بھی ضروری ہوگا۔

مشاورت میں پچھتر ہزار روپیہ اخراجات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جلد نقد روپیہ اس مد میں ارسال فرمائیں گے۔ جو فوراً نقد نہ دے سکتے ہوں وعدہ ارسالی فرمائیں اور تحریر فرمائیں کہ کب تک ادائیگی کریں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

اس چندہ کے متعلق جو وصولی ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۵۴ء ہوئی ہے۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔

۱۔ مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب منجانب جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر -/۱
۲۔ مکرم الحاج مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل منجانب جماعت احمدیہ یادگیر -/۱۷
۳۔ مکرم سید غلام احمد صاحب سیکرٹری مال منجانب جماعت احمدیہ سونگھڑہ -/۵
۴۔ مکرم آر اے حسن کویا صاحب سیکرٹری مال منجانب جماعت احمدیہ کالیکٹ ۱/۰
۵۔ مکرم شیخ طاہر الدین صاحب سیکرٹری مال منجانب جماعت احمدیہ کیرنگ ۱/۰
۶۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان -/۵
۷۔ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب درویش قادیان -/۱
۸۔ مکرم مرزا بشیر احمد بیگ صاحب " " -/۴/۱
۹۔ مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی " " -/۲
۱۰۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام ناظر بیت المال قادیان ۱۰/۰
۱۱۔ مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش قادیان -/۸/۱
۱۲۔ مکرم بابا خدا بخش صاحب گجراتی " " -/۳
۱۳۔ مکرم بابا محمد رمضان صاحب گجراتی " " -/۳
۱۴۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ و انچارج تحریک جدید قادیان -/۲
۱۵۔ مکرم قریشی عبد القادر صاحب اعوان درویش قادیان -/۲
۱۶۔ مکرم محمد امین خان صاحب شاہجہانپور -/۱
۱۷۔ مکرم فضل حق صاحب " -/۵
۱۸۔ مکرم منشی کلیم الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ شاہجہانپور -/۴
۱۹۔ مکرم حاجی محمد عبد القدوس صاحب۔ قریشی محمد عقیل صاحب۔ قریشی محمد صادق صاحب -/۱۰
۲۰۔ مکرم امام علی صاحب آف کٹھیا جماعت شاہجہانپور -/۱
۲۱۔ مکرم مبارک احمد صاحب آف کٹھیا جماعت احمدیہ شاہجہانپور -/۱
۲۲۔ مکرم عزیز اللہ خان صاحب اثر " " -/۵
۲۳۔ مکرم انتصار اللہ خان صاحب عارف " -/۲
۲۴۔ مکرم منشی محمد صادق صاحب مختار عام قادیان مقیم شاہجہانپور -/۵
۲۵۔ مکرم شیخ بنی اسماعیل صاحب منجانب جماعت احمدیہ بھوبنیشور ۱۰/۰
۲۶۔ مکرم محمد ابراہیم عبد اللہ حکیم صاحب دیگورلہ -/۱

میزان کل ۰-۱۲-۱۰۴

۱۸۔ مکرم سید مبارک محمد صاحب کیرنگ (اڑیسہ) -/۱
۱۹۔ " سید عبد القدیر صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کٹک -/۵
۲۰۔ " چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب -/۲۰

میزان ۰/۵/۳۸۷

ولادت:۔ میرے بھائی چوہدری رحمت اللہ صاحب کمیشن ایجنٹ احمدیہ پور شرقیہ ریاست بہاولپور کے ہاں مورخہ ۲۴ جنوری کو پہلا لڑکا تولد ہوا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ چوہدری سلطان علی صاحب افضل گڑھ ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ [illegible] ایمبریہ مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری [illegible]

چندہ جلسہ سالانہ اور عہدہ داران مال

جن احباب کی طرف سے ماہ دسمبر ۱۹۵۴ء میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے اموال میں برکت ڈالے اور مزید خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

۱۔ مکرم ایم۔ اے حسن صاحب منجانب جماعت احمدیہ بھاگلپور (بہار) ۲/۰
۲۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ ایس۔ ایم یوسف صاحب بمبئی -/۵
۳۔ مکرم محمد فہیم اللہ صاحب بھوپال -/۱
۴۔ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال منجانب جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن ۳/۸/۱
۵۔ مکرم اختر الحق صاحب و انوار الحق صاحب سمبلپور (اڑیسہ) ۱/۰
۶۔ مکرم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور -/۲۰
۷۔ مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور -/۲۰
۸۔ مکرم سید سیف اللہ شاہ صاحب بیچ بہاڑہ کشمیر -/۸/۱
۹۔ مکرم صالح محمد صاحب ممباسہ ۰/۱۳/۱۹
۱۰۔ مکرم راجہ مظفر خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مندہ باری کشمیر -/۵
۱۱۔ مکرم مولوی حکیم محمد سعید صاحب منجانب جماعت احمدیہ جموں و کشمیر ۰/۸/۱
۱۲۔ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ -/۱۸۰
۱۳۔ چوہدری عبد الرزاق صاحب ملتان -/۱۴
۱۴۔ مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب " -/۶
۱۵۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ حاجی محمد عبد القدوس صاحب شاہجہانپور -/۲۰
۱۶۔ " اہلیہ صاحبہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب -/۵۰
۱۷۔ مکرم ڈاکٹر ممتاز نبی صاحب -/۲

پریس کانفرنس

گورداسپور ۔ ۱۰ جنوری۔ جناب لٹ کرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے طلب کردہ ماہانہ پریس کانفرنس میں (جس میں خاکسار ایڈیٹر بدر بھی شامل ہوا) بیان فرمایا۔ کہ ۱۴ر جنوری سے گورداسپور۔ پٹھانکوٹ اور بٹالہ کے سب ڈویژن عمل میں آ رہے ہیں۔ جہاں ایک ایس۔ ڈی او اور ایک ای اے ڈی ایم کا تقرر ہوا ہے۔ ایس ڈی او بہت کم عدالتی کام سرانجام دینگے۔ البتہ ترقیاتی منصوبوں کی سرانجام دہی اور تکمیل کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔ نیز آپ نے بتایا کہ علاقہ پٹھانکوٹ میں ۱۱۹ اور علاقہ گورداسپور میں ۴۴ ترقیاتی کام زیر تکمیل ہیں۔ اور علی الترتیب دونوں علاقوں کے لئے ۶۸۴۰۸ اور ۶۷۱۶۷ روپیہ کی مزید منظوری آئی ہے۔ یہ رقوم ترقی کے کاموں میں سال رواں کے اندر خرچ ہوں گے۔ اور اتنی ہی رقوم کا کام ان ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے لئے دیہاں کی پبلک سے رضاکارانہ طور پر لیا جائے گا۔ یہ رضاکارانہ کام اور روپیہ عمارات مدارس اور لائبریریوں کے قیام کے لئے کام میں آئے گا۔ نیز گنگل سے مدہانی تک پانچ ٹینک پانی کے ذخیرہ کی خاطر تعمیر ہوں گے تاکہ علاقہ کی پانی کی قلت دور کی جا سکے ان پر تین ہزار روپیہ خرچ اٹھے گا۔ کام شروع کر دیا گیا ہے۔ بسی انور اور دہاریوال میں مویشیوں کے نہلانے کے لئے گھاٹ بصرف چھ ہزار روپیہ تعمیر کئے جا رہے ہیں نیز آپ نے بتایا کہ پٹھانکوٹ۔ دہار اور نروٹ جیمل سنگھ کا دورہ کرنے میں نے وہاں کی بستیوں کے حالات دیکھے تاکہ ان کی تکلیف کا ازالہ کیا جا سکے۔

گذشتہ دنوں فیراتی رام صرف کے انتخاب پر قادیان میں جلوس نکالا گیا تھا اس بارہ میں دریافت کئے جانے پر جناب صاحب موصوف نے بتایا کہ قادیان میں پولیس کی طرف سے لاٹھی چارج نہیں ہوا۔ البتہ چار اشخاص کا چالان ہوا ہے۔

نئی دہلی۔ شری رش بہان کو پیپسو کا نیا مکھ منتری بنانے کا قطعی فیصلہ ہوگیا ہے۔ ان کی وزارت کا ممکنہ لیڈر میں اپنے عہدہ کا حلف لینگے راجپرمکھ انہیں کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر کی حیثیت میں وزارت بنانے کی دعوت دینگے نیز پارٹی لیڈر منتخب کرنے کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔ شری برش بھان نے مسٹر رگھبیر

ہندوستان و ممالکِ غیر کی خبریں

کے پچھلے مکھ منتری کرنل رگھبیر سنگھ کی وفات کے بعد راجپرمکھ نے صوبہ کا مکھیہ منتری مقرر کیا تھا۔ آج یہاں پردھان منتری شری نہرو سے ملاقات کی۔ جس میں یہ قطعی فیصلہ ہوگیا کہ شری رش بھان کو ہی باقاعدہ طور پر صوبہ کا مکھیہ منتری بنایا جائے۔

لنڈن ۔ ۱۱ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سرکار اس بات کی خواہش مند ہے کہ بھارت لاؤس اور کمبوڈیا کی فوجوں کو تربیت دے اور اس طرح ان کے دفاع کو مضبوط بنانے میں ان کی مدد کرے برطانیہ اپنی یہ تجویز جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے متعلق واشنگٹن میں ہونے والی خفیہ بات چیت میں بھی پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس بات چیت میں پاکستان کو شامل نہیں کیا گیا۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے متعلق منیلا معاہدہ میں آٹھ ممالک میں سے صرف امریکہ برطانیہ۔ فرانس۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ واشنگٹن میں حصہ لے رہے ہیں بات چیت کا مقصد اس خطہ کی حفاظت کے لئے ایک باقاعدہ پلان مرتب کرنا ہے۔ جو کہ اگلے ماہ بنکاک میں ہونیوالی منیلا معاہدہ کے وزراء خارجہ کی میٹنگ میں پیش کیا جائے گا۔ واشنگٹن بات چیت کا بڑا مقصد اس سوال پر غور کرنا ہے کہ ہند چینی سے فرانس کی ڈیڑھ لاکھ فوج کے نکالنے کے بعد ہند چینی کی حفاظت کا کیا انتظام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں آسٹریلیا نے اپنی کچھ فوج اس خطہ میں تعینات کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اس پر غور کیا جا رہا ہے۔

لاہور۔ پاکستان کے وزیر قانون مسٹر سہروردی نے آج لاہور میں اخباری نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ پاکستان میں نئے آئین کے تحت عام انتخابات مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بننے کے ایک سال کے اندر اندر ہو جائیں گے مسٹر سہروردی نے آج لاہور بار ایسوسی ایشن کے ممبروں سے بھی ملاقات کی۔ آپ آج رات پشاور روانہ ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۔ روس نے مغربی طاقتوں کو وارننگ دی ہے کہ اگر انہوں نے کہیں بھی کمیونسٹوں کے خلاف ہائیڈروجن بم استعمال کیا۔ تو روس اس کا جواب ہائیڈروجن بم سے ہی دے گا۔ روس کے سرکاری اخبار "پراودا" میں روسی جرنیل گرلچن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ امریکی ترجمان اپنے ہموطنوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ امریکی ہوائی بیڑہ جوابی کارروائی کے خوف کے بغیر روس کے کارخانوں پر تباہ کن حملے کر سکتا ہے مضمون نگار نے لکھا ہے کہ ایٹمی میدان میں مبتلا امریکنوں کو یہ نہ بھول لینا چاہیئے کہ روس کے پاس حملہ آور کو پچھاڑنے کے تمام ذرائع موجود ہیں

جالندھر۔ پنجاب سرکار نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی اداروں کی جو اراضی پنجاب میں ہے اُسے اُن اداروں کو پٹہ پر دے دیا جائے جو کہ قانونی طور پر مغربی پنجاب سے بھارت میں منتقل نہیں ہو سکتے۔ اور جنہیں اب تک پنجاب میں کوئی اراضی الاٹ نہیں ہوئی۔ چنانچہ ایسے جو ادارے ایسی زمین الاٹ کرانا چاہیں۔ ان کے منتظموں کو چاہیئے کہ وہ انڈر سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ محکمہ ری ہیبلیٹیشن جالندھر کو ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء تک درخواستیں دیں۔ جن میں اپنے کلیم کی تفاصیل درج کی جائیں ایسی اراضیات ۵ سال کے پٹہ پر دی جائے گی۔ اور اراضی حاصل کرنے والے اداروں کو مالیہ اور دوسرے ٹیکس ادا کرنے کے علاوہ بیدخل شدہ مزارعوں کو زمین کاشت کرنے کے لئے رکھنا ہوگا۔ یہ مزارعے پیداوار کا ۱/۳ حصہ ٹھیکہ پر زمین لینے والے اداروں کو دینگے۔ گورنمنٹ کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی بھی وقت [illegible] کوئی معاوضہ دیئے بغیر یہ ٹھیکہ منسوخ کر دے۔

لنڈن ۔ لنڈن کے اخبار "مارننگ نیوز" نے آسٹریلوی اخبارات کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے کہ سٹالن کی عزیز ترین بیٹی سوتیلانا کو ماسکو سے شہر بدر کر دیا گیا ہے۔ اور اس کا چھوٹا بیٹا واسیلی کسی بیگار کیمپ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ اس سے قبل کی اطلاعات سے پتہ چلا تھا کہ سابق پولیس چیف بیریا کی تشہیر کے بعد سٹالن کے بچے ارباب اقتدار کی نگاہوں سے گر چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مالنکوف نے سوتیلانا کو کریملن سے سٹالن کی بعض ذاتی اشیاء اس بنا پر لے جانے کی ممانعت کر دی تھی کہ وہ اب سرکاری ملکیت ہیں۔ ۲۸ سالہ بیٹی کی شادی ۱۹۴۱ء میں سٹالن نے بڑی دھوم دھام سے کی تھی۔

بمبئی۔ معلوم ہوا ہے کہ گوا سرکار نے پرتگیزی بستیوں سے بھارت جانیوالے تمام لوگوں کے لئے جن میں خود گوا کے شہری بھی شامل ہیں۔ کل سے پرمٹ سسٹم لاگو کر دیا ہے۔ بیرکار واڑ میں پڑھنے والی ۴۴ طالبات کو پولیس نے سرحد پر روک لیا تھا۔ انہیں گوا کے گورنر کی مداخلت سے خاص طور پر بھارت جانے کی اجازت دیدی ہے۔

گورداسپور ۔ امسال پنجاب یونیورسٹی کے میٹریکولیشن امتحان میں ۷۰ ہزار طالب علم شامل ہو رہے ہیں۔ حکومت نے آئندہ سال سے میٹرک کا امتحان بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور معیار بڑھا کر ہائر سیکنڈری کر دیا جائے گا۔ ڈگری امتحان کا کورس بڑھا کر تین سال کا کر دیا گیا ہے۔

لنڈن۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے بھی ایک ہائیڈروجن ہتھیار تیار کر لیا ہے اگرچہ اسے ہائیڈروجن بم نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم اس میں ہائیڈروجن بم کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔ اور اس نے امریکہ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اسے اپنے علاقہ میں بم کا آزمائشی تجربہ کرنے کی اجازت دیدے۔ کیونکہ برطانیہ کے پاس کوئی آزمائشی میدان موجود نہیں ہے۔ اور آسٹریلیا اس مطلب کے لئے اپنا علاقہ دینے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ نے جیٹ طیاروں کا ایک دستہ بھی تیار کر رہا ہے۔ جو دنیا میں کسی بھی حصہ میں ایٹم بم پھینک سکیں گے۔ چند دنوں میں برطانوی کیبنٹ کے اہم اجلاس شروع ہونے والے ہیں۔ جن میں ڈیفنس کے متعلق اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ فوجوں کے کمانڈران چیف بھی اجلاس میں شرکت کریں گے۔

امرتسر۔ کانگڑہ کی پہاڑیوں میں سخت برفباری کے باعث دریائے ادہل میں پانی کی کمی ہوگئی ہے۔ اس وقت دریائے ادہل کا ڈسچارج ۔ ایک سک ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جوگندر نگر پاور ہاؤس میں بجلی کم ہوگئی ہے۔ اور بٹالہ۔ امرتسر۔ جالندھر اور لدھیانہ میں بجلی کی سپلائی گھٹ گئی ہے۔ تمام شہروں میں ۱۲ بجے دوپہر سے لیکر ۴ بجے شام تک اور ایک بجے صبح سے لیکر ۶ بجے تک بجلی روزانہ بند رہتی ہے۔

کراچی ۔ پاکستان کی مرکزی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شہری نکاسی جائداد کو نیم مستقل بنیادوں پر مسلم مہاجرین کو الاٹ کر دیا جائے۔ اس اسکیم کو نافذ کرنے کے لئے آئندہ ہفتہ ایک آرڈیننس جاری کر دیا جائے گا۔ حکومت تین محکمے قائم کرے گی۔ ایک محکمہ ہندوؤں کی متروکہ جائداد نکاسی کی قیمت مقرر کرے گا دوسرا محکمہ پناہ گزینوں کے کلیم وصول کرے گا۔ اور تیسرا محکمہ ان کلیموں کی جانچ پڑتال کرے گا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۵۲ء کے بعد جو پناہ گزین یہاں آئے ہیں ان کو اس سکیم کے تحت جائدادیں نہیں ملیں گی۔